6 پاکستان اور عالمی اُمور

فہرست عنوانات

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
63	پاکستان کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت	1
67	پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد	2
70	پاکستان کے قریبی ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات	3
78	مسئلہ کشمیر	4
82	پاکستان کے وسط ایشیا کے ممالک کے ساتھ تعلقات	5
84	اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور پاکستان	6
93	پاکستان کے سارک ممالک کے ساتھ تعلقات	7
103	پاکستان کے بڑی طاقتوں کے ساتھ تعلقات	8
110	چین اور پاکستان کا اقتصادی راہداری منصوبہ	9
111	دنیا میں قیام امن کے لیے پاکستان کا کردار	10
113	کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات	*
116	اہم ترین معلومات	*
118	مشقی سوالات	*
120	سیلف ٹیسٹ	*

www.ilmkidunya.com

پاکستان کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت
(Geo-Political Significance of Pakistan)

تفصیلی سوالات

س 1: پاکستان کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت پر نوٹ لکھیں۔ (U.B+K.B)

ج: **پاکستان کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت**

پاکستان کو اپنے خاص محل، وقوع کی وجہ سے دنیا بھر میں جغرافیائی اور سیاسی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان کے پالیسی بنانے والے اس پہلو پر یقین رکھتے ہیں کہ پاکستان جغرافیائی حیثیت سے بے مثال اہمیت کا حامل ہے، کیوں کہ وسط ایشیا کے تمام تجارتی راستے پاکستان سے ہو کر گزرتے ہیں۔ پاکستان جس خطے میں واقع ہے اس کی دفاعی، فوجی اقتصادی اور سیاسی اہمیت درج ذیل وجوہات کی نمایاں ہے:

تجارتی شاہراہ:

پاکستان شمال میں چین سے جُڑا ہوا ہے۔ شاہراہ قراقرم برّی اور زمینی راستے سے چین اور پاکستان کو باہم ملاتی ہے۔ یہ شاہراہ سلسلہ قراقرام کی چٹانوں کو کاٹ کر بنائی گئی ہے۔ یہ چین اور پاکستان کے مابین اہم تجارتی شاہراہ ہے۔ پاکستان کے چین سے انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں۔

برّی اور بحری راستے:

پاکستان تیل پیدا کرنے والے خلیجی ممالک (خلج ممالک فارس Persian Gulf کے آس پاس واقع ممالک سعودی عرب، عراق، کویت، بحران، متحدہ عرب امارات، ارمان اور قطر وغیرہ) کے نزدیک اور مغرب میں مراکش سے لے مشرق سے میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی مسلم دنیا کے درمیان واقع ہے۔ بے شمار مغربی ممالک کی صنعتی ترقّی کا انحصار خلیجی ممالک میں اہم بندرگاہ ہے۔ پاکستان افغانستان کو تجارت کے لیے برّی اور بحری راہ داری کی سہولت مہیا کرتا ہے۔ کراچی بین الاقوامی بندرگاہ اور ہوائی اڈہ ہے۔ یہ ہوائی اور بحری راستوں سے یورپ کو ایشیا سے ملاتا ہے۔ وہ تمام ممالک جو مشرقِ وسطیٰ (Middle East) اور وسط ایشیائی (Central Asia) ممالک سے رابطہ کرنا چاہتے ہیں، وہ پاکستان کے محل وقوع کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔

مختلف ممالک کے ساتھ خوش گوار تعلقات:

پاکستان کے شمال میں افغانستان کے علاقے کی ایک تنگ پٹی واخان ہے کہ پاکستان کی شمالی سرحد کو تاجکستان سے جُدا کرتی ہے۔ پاکستان کے وسط ایشیا کے اس ملک سے انتہائی خوش گوار تعلقات قائم ہیں۔ پاکستان کے مشرق میں بھارت واقع ہے اور مشرق بعید میں ملائشیا، انڈونیشیا اور برونائی دارالسّلام جیسے مسلم ممالک واقع ہیں۔ پاکستان کے ان تمام ممالک سے انتہائی خوش گوار تعلقات ہیں۔ پاکستان کی جنوب مغربی سرحد پر ایران اور ترقّی کی اقتصادی تعاون کی تنظیم (Econimic Coperation Organization) کے بنیادی اراکین ہیں، اس تعاون کے نتیجے میں تمام رکن ممالک کے مابین انتہائی دوستانہ تعلقات قائم ہیں، ان ممالک نے باہمی دل چسپی کے کئی معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔ مشرق وسطیٰ اور خلیج کے مسلم ممالک کے مابین انتہائی دوستانہ تعلقات قائم ہیں۔ ان پاکستان نے اِن ممالک کی ترقّی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ سعودی عرب اور عرب امارات جیسے ممالک پاکستانیوں کے لیے دوسرے گھر کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔

سیاحت:

پاکستان کے ایک سیاحتی مقام کا منظر

پاکستان میں وادی سندھ اور گندھارا کی قدیم تہذیبیں ہیں اور سیاحت کے نقطہ نظر سے بہت رکھتی ہیں، اسی طرح وادی کاغان، درہ خیبر، سوات اور گلگت بلتستان سیاحوں میں بہت مقبول ہیں۔ پاکستان کی سب سے بلند چوٹی (mountain peak) کے۔ٹو (K-2) ہے جس کی بلندی قریباً 8611 میٹر ہے۔ یہ کوہ پیماؤں کے لیے بہت دل چسپی کی حامل ہے۔ پاکستان کے دیگر مقبول

www.ilmkidunya.com

سیاحتی مقامات میں ٹیکسلا، پشاور، کراچی، لاہور اور مری بھی شامل ہیں۔

ایٹمی قوت:

پاکستان دنیا کی اہم ایٹمی قوت ہے اور مسلم دنیا میں اس کو انتہائی تحسین اور احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مسلم ممالک کی نظریں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں کہ وہ مشترکہ ترقی اور فروغ کے لیے قائدانہ کردار ادا کرے۔

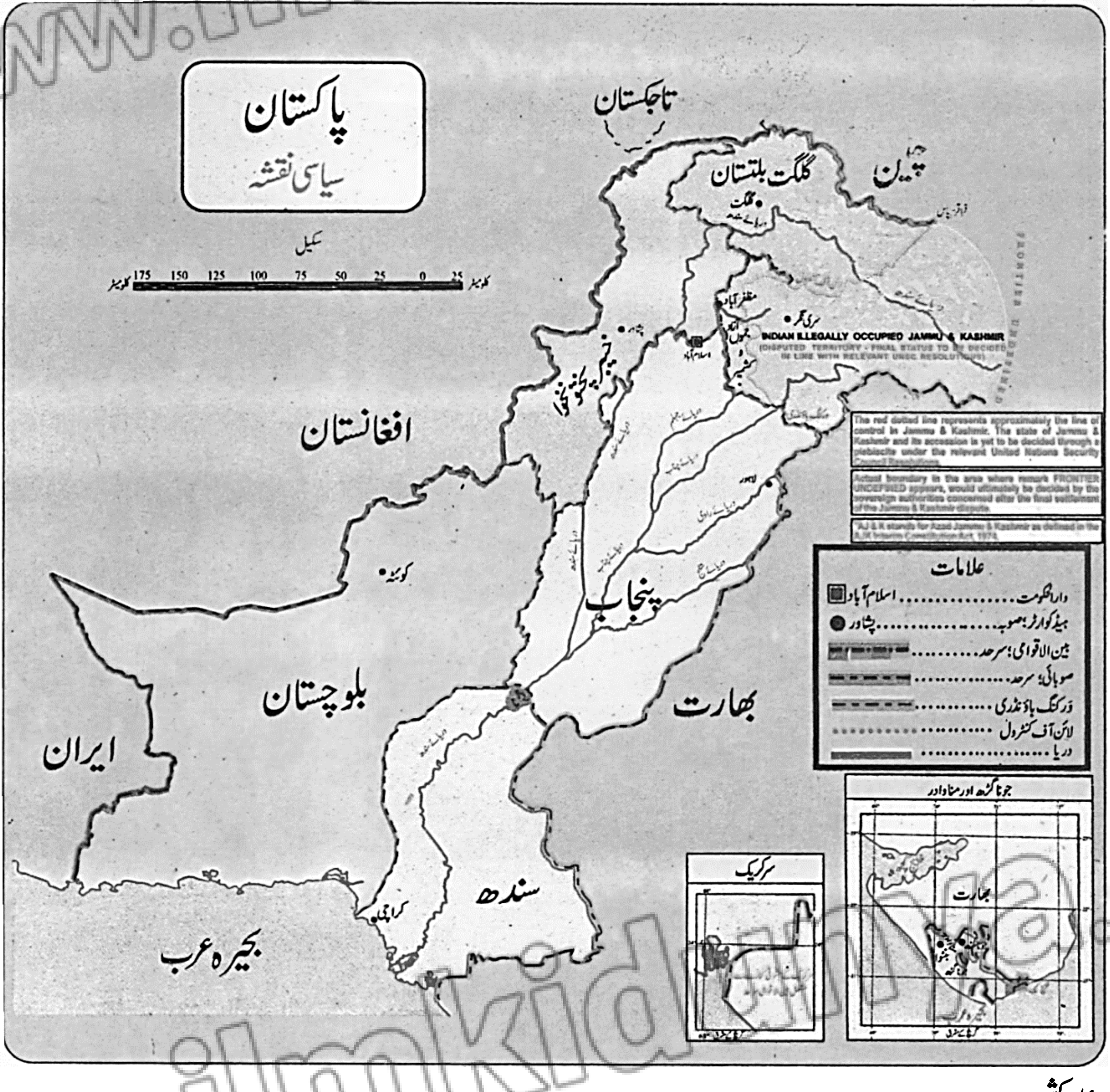

مسئلہ کشمیر:

پاکستان اور بھارت کے درمیان مسئلہ کشمیر حل ہو جائے تو جنوبی ایشیا کے خطے میں امن قائم ہو جائے اور تجارت کو فروغ ملے گا۔ ممالک دونوں ممالک کے درمیان خوش گوار، سیاسی اور اقتصادی تعلقات سے اس خطّے میں غربت اور اِفلاس کے خاتمے میں مدد ملے گی۔

چین، پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ:

www.ilmkidunya.com

چین، پاکستان اقتصادی راہداری منصوبے کی بدولت گوادر کی بندرگاہ کو ترقّی دے کر فعال معاشی سرگرمیوں کا محور بنایا جاسکتا ہے، جس سے یورپ، امریکا اور دیگر ریاستوں کی تجارتی آمدورفت گوادر کی بندرگاہ کے ذریعے سے ممکن ہوجائے گی۔ اس طرح پاکستان معاشی سرگرمیوں کا مرکز بن جائے گا۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: چین اور پاکستان کے مابین اہم تجارتی شاہراہ کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

جواب:

تجارتی شاہراہ

پاکستان شمال میں چین سے جُڑا ہوا ہے۔ شاہراہ قراقرم برّی اور زمینی راستے سے چین اور پاکستان کو باہم ملاتی ہے۔ یہ شاہراہ سلسلہ قراقرم کی چٹانوں کو کاٹ کر بنائی گئی ہے۔ یہ چین اور پاکستان کے مابین اہم تجارتی شاہراہ ہے۔ پاکستان کے چین سے انتہائی دوستانہ تعلقات ہیں۔

سوال 2: خلیجی ممالک کے نام لکھیں۔ (U.B)

جواب:

خلیجی ممالک

خلیجی ممالک کے نام درج ذیل ہیں:

- سعودی عرب
- کویت
- عراق
- بحرین
- متحدہ عرب امارات
- عمان
- قطر

سوال 3: پاکستان کے برّی اور بحری راستے کیوں اہم ہیں؟ (U.B)

جواب:

برّی اور بحری راستوں کی اہمیت

پاکستان تیل پیدا کرنے والے خلیجی ممالک (خلیج ممالک فارس Persian Gulf کے آس پاس واقع ممالک سعودی عرب، عراق، کویت، بحران، متحدہ عرب امارات، ارمان اور قطر وغیرہ) کے نزدیک اور مغرب میں مراکش سے لے مشرق سے میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی مسلم دنیا کے درمیان واقع ہے۔ بے شمار مغربی ممالک کی صنعتی ترقّی کا انحصار خلیجی ممالک میں اہم بندرگاہ ہے۔ پاکستان افغانستان کو تجارت کے لیے برّی اور بحری راہداری کی سہولت مہیا کرتا ہے۔ کراچی بین الاقوامی بندرگاہ اور ہوائی اڈہ ہے۔ یہ ہوائی اور بحری راستوں سے یورپ کو ایشیا سے ملاتا ہے۔ وہ تمام ممالک جو مشرقِ وسطیٰ (Middle East) اور وسط ایشیائی (Central Asia) ممالک سے رابطہ کرنا چاہتے ہیں، وہ پاکستان کے محلِ وقوع کو نظر انداز نہیں کرسکتے۔

سوال 4: مشرقِ بعید میں شامل ممالک کے نام لکھیں۔ (U.B)

جواب:

مشرقِ بعید میں شامل ممالک

مشرقِ بعید میں شامل ممالک کے نام درج ذیل ہیں:

www.ilmkidunya.com

- ملائیشیا
- انڈونیشیا
- برونائی دارالسلام

سوال5: پاکستان کی سیاحتی نقطہ نظر سے کیا اہمیت ہے؟ (U.B)

جواب: **سیاحتی اہمیت**

پاکستان میں وادی سندھ اور گندھارا کی قدیم تہذیبیں ہیں اور سیاحت کے نقطہ نظر سے بہت رکھتی ہیں، اسی طرح وادی کاغان، درہ خیبر، سوات اور گلگت بلتستان سیاحوں میں بہت مقبول ہیں۔ پاکستان کی سب سے بلند چوٹی (mountain peak) کے۔ٹو (K-2) ہے جس کی بلندی قریبا 8611 میٹر ہے۔ یہ کوہ پیماؤں کے لیے بہت دل چسپی کی حامل ہے۔ پاکستان کے دیگر مقبول سیاحتی مقامات میں ٹیکسلا، پشاور، کراچی، لاہور اور مری بھی شامل ہیں۔

سوال6: گوادر کی بندر گاہ کی اہمیت کو تین سطروں میں تحریر کریں۔ (U.B)

جواب: **گوادر کی بندر گاہ کی اہمیت**

چین، پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبے کی بدولت گوادر کی بندر گاہ کو ترقی دے کر فعال معاشی سر گرمیوں کا محور بنایا جاسکتا ہے، جس سے یورپ، امریکا اور دیگر یاستوں کی تجارتی آمدورفت گوادر کی بندگاہ کے ذریعے سے ممکن ہوجائے گی۔ اس طرح پاکستان معاشی سرگرمیوں کا مرکز بن جائے گا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پاکستان کے شمال میں ہے:** (U.B)

(الف) بھارت　(ب) چین　(ج) ایران　(د) افغانستان

2۔ **مغربی ممالک کی صنعتی ترقی کا انحصار ہے:** (U.B)

(الف) تیل کی پیداوار　(ب) سونے کی پیداوار　(ج) گیس کی پیداوار　(د) سیمنٹ کی پیداوار

3۔ **افغانستان کے علاقے کی تنگ پٹی واخان پاکستان کو جدا کرتی ہے:** (U.B)

(الف) ازبکستان　(ب) آذربائیجان　(ج) تاجکستان　(د) قازقستان

4۔ **پاکستان، ایران اور ترکی ممبر ہیں:** (U.B)

(الف) سارک　(ب) اقتصادی تعاون کی تنظیم　(ج) دولتِ مشترکہ　(د) G8

5۔ **K2 کی بلندی ہے:** (U.B)

(الف) 8621 میٹر　(ب) 8736 میٹر　(ج) 8425 میٹر　(د) 8611 میٹر

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

6۔ دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی ہے: (U.B)

(الف) ماؤنٹ ایورسٹ (ب) نانگا پربت (ج) ترچ میر (د) K2

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد
(Objectives of Pakistan's Foreign Policy)

تفصیلی سوالات

س1: پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر1)(K.B+A.B)

ج: **پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد**

تعریف:

خارجہ پالیسی سے مراد کسی ملک کی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کی حکمتِ عملی ہے۔ اس سے مراد وہ رویہ ہے جس کے تحت کوئی ملک اپنے قومی مفادات کے تحفظ کی خاطر دیگر ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتا ہے۔

عصر حاضر میں کوئی بھی ریاست تنہا رہتے ہوئے اپنی تمام ضروریات پوری نہیں کر سکتی بلکہ ہر چھوٹے یا بڑے ملک کو اپنی معاشی، معاشرتی۔ صنعتی اور دفاعی ضروریات کی تکمیل کے لیے اقوام عالم سے تعلقات قائم کرنا پڑتے ہیں ہر ملک اپنی خارجہ پالیسی میں اپنے مفادات کے تحفظ کی بنیاد پر ترجیحات کا تعین کرتا ہے اور پھر انھی ترجیحات کے مطابق اقوام سے اپنا رشتہ اُستوار کرتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی:

پاکستان کی خارجہ پالیسی بھی دیگر ریاستوں کی مانند قومی ضروریات کے پیشِ نظر ترتیب دی جانے والی ترجیحات کے مطابق ہے۔ پاکستان کے عوام تیزی ترقّی کرتی ہوئی دنیا میں اپنے وسائل کے ستعمال اور قوام کے تعاون سے اپنے اقتدارِ اعلیٰ کا تحفظ قومی سلامتی، خوش حالی، اسلامی اقدار کا تحفظ، ثقافتی اقدار کی حفاظت اور معاشی خوش حالی چاہتے ہیں۔

پاکستان خارجہ پالیسی کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

نظریہ پاکستان کا تحفظ:

پاکستان اسلامی نظریے کی بنیاد قائم ہونے والا دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے۔ برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں نے یہ خطہ اس لیے حاصل کیا تھا کہ وہ اپنی زندگیاں قرآن وسنت کے مطابق بسر کر سکیں۔ نظریہ پاکستان کا تحفظ بھی اُسی قدر اہم ہے، جس قدر اس کی جغرافیائی حدود کا تحفظ ضروری ہے۔ خارجہ پالیسی میں نظریہ پاکستان کے تحفظ کو نمایاں جگہ دی گئی ہے۔ داخلہ پالیسی کی طرح خارجہ پالیسی میں بھی نظریہ پاکستان کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

قومی تحفظ اور سلامتی:

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد قومی سلامتی کا تحفظ ہے۔ اس لیے قومی مفادات کا تقاضا ہے کہ پاکستان کے اقدارِ اعلیٰ اور جغرافیائی نظریاتی حدود کا تحفظ کیا جائے قومی سلامتی کے خلاف اُٹھنے والے ہر قدم کو دور کا جائے اور پاکستان کی حفاظت کی جائے۔ قومی سلامتی کے تحفظ اور بقا کی خاطر اندرونی طور پر ملک میں

www.ilmkidunya.com

یک جہتی اور استحکام کے ساتھ ساتھ بیرونی دنیا کے ساتھ قریبی تعاون کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان کے قیام کے بعد ہر محاذ پر ایران۔ چین، سعودی عرب اور دیگر دوست ممالک نے پاکستان کا بھرپور ساتھ دیا۔ یہ پاکستان کی کامیاب پالیسی کا نتیجہ تھا۔ اب پاکستانی سرحدوں کی حفاظت، اندرونی سلامتی اور اقتدارِ اعلیٰ کے تحفظ کی خاطر اقوامِ عالم سے خوش گوار تعلقات کے قیام کو پاکستان کی خارجہ پالیسی میں بنیادی مقام حاصل ہے۔

ثقافت کا فروغ:

ہر قوم کی طرح پاکستانی قوم کو بھی ثقافت عزیز ہے۔ پاکستانی ثقافت اسلامی اقدار کی آئینہ دار ہے۔ ہماری ثقافت میں رواداری، احترامِ انسانیت، بہادری۔ عزّت۔ حیا اور چار دیواری جیسی اقدار (Values) نمایاں ہیں۔ پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعے سے ممالک کے تہ دوستانہ اور برادرنہ تعلقات اُستور کرنے ہیں۔ جن کے ذریعے سے پاکستانی ثقافت نہ صرف محفوظ رہے بلکہ اُسے فروغ بھی حاصل ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لیے برادر اسلامی ممالک کے ساتھ ثقافتی تعلقات بڑھائے جاتے ہیں اور ان ریاستوں کے درمیان ثقافتی وفود کے تبادلے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ مغربی دنیا پاکستان لباس، کشیدہ کاری، کڑھائی والے کُرتے، شلوار، چادریں اور دیگر اشیا خصوصی طور پر پسند کیے جاتے ہیں۔ اس طرح ریاستوں کے درمیان عوامی ثقافت کی سطح پر تعلقات مضبوط کیے جاتے ہیں۔

معاشی ترقّی:

معاشی ترقّی کے لیے معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینا ضروری ہے۔ پاکستان کی اکثریتی آبادی کا پیشہ زراعت ہے۔ زراعت کی ترقّی اور معیشت کی ترقّی کے لیے پاکستان کو زرعی اور صنعتی طور پر ترقّی یافتہ ریاستوں کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے ہم اپنی زراعت اور صنعت کو ترقّی دے کر ملکی معیشت کو مستحکم بنا سکتے ہیں۔ معاشی ترقی کے لیے تعلیمی ترقّی ضروری ہے۔ فنی ترقّی کی بنیادی پر ہی زراعت، صنعت اور کاروبار کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ فنی علوم کے حصول کے لیے صنعتی طور پر ترقّی ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کر کے اپنے ملک میں صنعتی و فنی علوم فروغ دیا جا سکتا ہے۔ ان مقاصد کا حصول کامیاب خارجہ پالیسی سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: <u>**خارجہ پالیسی**</u>

خارجہ پالیسی سے مراد کسی ملک کی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کی حکمتِ عملی ہے۔ اس سے مراد وہ رویہ ہے جس کے تحت کوئی ملک اپنے قومی مفادات کے تحفظ کی خاطر دیگر ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتا ہے۔

سوال 2: پاکستان کی خارجہ پالیسی میں نظریہ پاکستان کا تحفظ کیسے ممکن ہے؟ (U.B)

جواب: <u>**نظریہ پاکستان کا تحفظ**</u>

پاکستان اسلامی نظریے کی بنیاد قائم ہونے والا دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے۔ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے یہ خطہ اس لیے حاصل کیا تھا کہ وہ اپنی زندگیاں قرآن و سنت کے مطابق بسر کر سکیں۔ نظریہ پاکستان کا تحفظ بھی اُسی قدر اہم ہے، جس قدر اس کی جغرافیائی حدود کا تحفظ ضروری ہے۔ خارجہ پالیسی میں نظریہ پاکستان کے تحفظ کو نمایاں جگہ دی گئی ہے۔ داخلہ پالیسی کی طرح خارجہ پالیسی میں بھی نظریہ پاکستان کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

سوال 3: خارجہ پالیسی میں قومی تحفظ اور سلامتی سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: <u>**قومی تحفظ اور سلامتی**</u>

www.ilmkidunya.com

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد قومی سلامتی کا تحفظ ہے۔ اس لیے قومی مفادت کا تقاضا ہے کہ پاکستان کے اقدارِ اعلیٰ اور جغرافیائی نظریاتی حدود کا تحفظ کیا جائے قومی سلامتی کے خلاف اُٹھنے والے ہر قدم کو روکا جائے اور پاکستان کی حفاظت کی جائے۔ قومی سلامتی کے تحفظ اور بقا کی خاطر اندرونی طور پر ملک میں یک جہتی اور استحکام کے ساتھ ساتھ بیرونی دنیا کے ساتھ قریبی تعاون کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ پاکستان کے قیام کے بعد ہر محاذ پر ایران۔ چین، سعودی عرب اور دیگر دوست ممالک نے پاکستان کا بھرپور ساتھ دیا۔ یہ پاکستان کی کامیاب پالیسی کا نتیجہ تھا۔ اب پاکستانی سرحدوں کی حفاظت، اندرونی سلامتی اور اقتدار اعلیٰ کے تحفظ کی خاطر اقوامِ عالم سے خوش گوار تعلقات کے قیام کو پاکستان کے خارجہ پالیسی میں بنیادی مقام حاصل ہے۔

سوال4: خارجہ پالیسی میں معاشی ترقی کی کیا حیثیت ہے؟ (U.B)

جواب:

معاشی ترقی

معاشی ترقّی کے لیے معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینا ضروری ہے۔ پاکستان کی اکثریتی آبادی کا پیشہ زراعت ہے۔ زراعت کی ترقّی اور معیشت کی ترقّی اور معشت ترقّی کے لیے پاکستان کو زرعی اور صنعتی طور پر ترقّی یافتہ ریاستوں کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے ہم اپنی زراعت اور صنعت کو ترقّی دے کر ملکی معیشت کو مستحکم بناسکتے ہیں۔ معاشی ترقی کے لیے تعلیمی ترقّی ضروری ہے۔ فنی ترقّی کی بنیادی پر ہی زراعت، صنعت اور کاروبار کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔ فنی علوم کے حصول کے لیے صنعتی طور پر ترقّی ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کرکے اپنے ملک میں صنعتی وفنی علوم فروغ دیا جاسکتا ہے۔ ان مقاصد کا حصول کامیاب خارجہ پالیسی سے ہی ممکن ہوسکتا ہے۔

سوال5: خارجہ پالیس کے ذریعے ثقافت کو کیسے فروغ دیا جاسکتا ہے؟ (U.B)

جواب:

ثقافت کا فروغ

ہر قوم کی طرح پاکستان قوم کی طرح پاکستانی قوم کو بھی ثقافت عزیز ہے۔ پاکستانی ثقافت اسلامی اقدار کی آئینہ دار ہے۔ ہماری ثقافت میں رواداری، احترامِ انسانیت، بہادری۔ عزّت۔ حیا اور چار دیواری جیسی اقدار (Values) نمایاں ہیں۔ پاکستان کو اپنی خارجہ پ لیسی کے ذریعے سے ممالک کے تہ دوستانہ اور برادرنہ تعلقات اُستور کرنے ہیں۔ جن کے ذریعے سے پاکستانی ثقافت نہ صرف محفوظ رہے بلکہ اُسے فروغ بھی حاصل ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لیے برادر اسلامی ممالک کے ساتھ ثقافتی تعلقات بڑھائے جاتے ہیں اور اس ریاستوں کے درمیان ثقافتی وفود کے تبادلے عمل میں لائے جاتے ہیں۔ مغربی دنیا پاکستان لباس، کشیدہ کاری، کڑھائی والے کُرتے، شلوار، چادریں اور دیگر اشیا خصوصی طور پر پسند کیے جاتے ہیں۔ اس طرح ریاستوں کے درمیان عوامی ثقافت کی سطح پر تعلقات مضبوط کیے جاتے ہیں۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پاکستان کا نظریہ ہے:** (U.B)

(الف) اسلامی　(ب) لسانی　(ج) نصبی　(د) علاقائی

2۔ **داخلہ پالیسی کی طرح خارجہ پالیسی میں بھی بنیادی اہمیت حاصل ہے:** (U.B)

(الف) نظریہ پاکستان کو　(ب) نظریہ اسلام کو　(ج) نظریہ توحید کو　(د) نظریہ اقتدار

3۔ **پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد ہے؟** (U.B)

www.ilmkidunya.com

(الف) اداروں کا تحفظ　(ب) زبان کا تحفظ　(ج) قومی سلامتی کا تحفظ　(د) علاقے کا تحفظ

4۔ **پاکستانی ثقافت آئینہ دار ہے:** (U.B)

(الف) اسلامی اقدار کی　(ب) مشرقی اقدار کی　(ج) مغربی اقدار کی　(د) عیسائیت

5۔ **پاکستان کی اکثریتی آبادی کا پیشہ ہے:** (U.B)

(الف) ٹیچنگ　(ب) صنعت　(ج) زراعت　(د) بزنس

پاکستان کے قریبی ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات

(Pakistan's Relation with Neighbouring States)

تفصیلی سوالات

س1: **پاک، بھارت تعلقات پر نوٹ لکھیں۔** (K.B+A.B)

ج: **پاک، بھارت تعلقات**

سفارتی تعلقات:

بھارت پاکستان کا پڑوسی ممالک ہے۔ چوں کہ پاکستان کا وجود برصغیر پاک وہند سے اُبھرا ہے، اس بھارت کے ساتھ پاکستان کی تاریخ، جغرافیہ اور ثقافت کے بہت سے مشترک ہیں۔ دونوں ممالک کی مشترکہ سرحد کی لمبائی قریباً 2163 کلو میٹر ہے۔

پاک، بھارت تعلقات:

بین الاقوامی اصولوں کے تحت دیکھا جائے تو بھارت کے ساتھ پاکستان کے تعلقات بہت قریبی اور مستحکم ہونے چاہیں مگر یہ مقصد حاصل نہیں کیا جاسکا۔ برصغیر پاک وہند کی تقسیم کے وقت سے بھارت اور پاکستان کے درمیان بہت سے ایسے مسائل پیدا ہوئے جن کی بیناد پر دائمی اختلافات موجو درہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مدد اور پاکستانی قوم اور افواج کے عزم واستقلال نے اس ملک کی ہمیشہ حفاظت کی۔

پاک، بھارت جنگ 1948ء:

پاکستان اور بھات کی تاریخ جنگوں کی تاریخ بن کر رہ گئی ہے۔ پہلی جنگ 1948ء میں لڑی گئی۔ کشمیر کے محاذ پر لڑی جانے والی اس جنگ میں پاکستانی عوام قبائلیوں اور مسلح افواج نے نہات دلیری سے بھارتی مسلح افواج نے نہایت دلیری سے بھارتی مسلح افواج ک سامنا کیا۔ نہ صرف کامیابی سے مادروطن کا دفاع کیا بلکہ بھارت کے قبضہ سے آزاد جموں وکشمیر کا قابل ذکر علاقہ بھی خالی کرالیا۔ اس جنگ میں پاکستانی عوام، قبائلیوں اور مسلح افواج نے نہایت دلیری بھارتی مسلح افواج ک سامنا کیا۔ نہ صرف کامیابی سے مادرِوطن ک کا دفاع کیا بلکہ بھارت کے قبصہ سے آزاد جموں وکشمیر کا قابل ذکر علاقہ بھی خالی کرلیا۔ اس جنگ میں قبائلی لشکروں کا کردار خصوصی اہمیت کا حامل تھا جو کہ سری نگر تک جا پہنچے تھے۔

جنگ بندی:

بھارتی وزیرِاعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے سلامتی کونسل میں جنگ بندی کی قرارداد منظور کرائی۔ سلامتی میں کونسل میں پنڈت جواہر لال نہرو نے اقرار کیا کہ وہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت دیں گے مگر یہ محض وعدہ ہی ثابت ہوا۔

پاک، بھارت جنگ 1965ء:

www.ilmkidunya.com

1965ء میں 6 ستمبر کی رات پاکستان اور بھارت کے دمیان لاہور، قصور اور سیالکوٹ کے محاذ پر جنگ کا آغاز ہوا۔ پاکستان فوج نے جرأت کا مظاہرہ کر تے ہوئے بھارتی کے حملے کا بھرپور جواب دیا اور دشمن کو پیچھے دیا۔

بنگلہ دیش کا قیام:

دسمبر 1971ء میں بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک دفعہ پھر جنگ ک آغاز ہوا۔ اس جنگ میں بھارت کو کسی حد تک مقامی لوگوں کی حمایت حاصل تھی، جس وجہ سے پاکستان اپنے ایک حصے سے محروم ہوا اور مشرقی پاکستان 16 دسمبر 1971ء کو بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر نمایاں ہوا۔

ابتدائی مسائل:

جنگوں کے علاوہ بھارت اور پاکستان کے درمیان دیگر معاملات بھی کچھ خوش گوار نہیں رہے۔ خواہ وہ ابتدائی ایام میں نہری مسئلہ ہو یا دفاعی ومالی اثاثوں کی تقسیم ہو، ریاستوں کا الحاق ہو یا سرحدی معاملات۔ بھارتی قیادت مسلہ سمیت دیگر تمام مسائل کو حل کرنے کے لیے سنجیدہ نظر نہیں آتی۔

دوطرفہ تعلقات:

اگر دونوں ممالک کے درمیان اعتماد بحال کرنے کے معاملات پر بات چیت ہوئی، جن میں تجارت، بس سروس، وفود کے تبادلے اور کرتارپور راہ داری وغیرہ شامل ہیں۔ دونوں ممالک کے عوام بھی یہ چاہتے ہیں کہ جو وسائل جنگ پر صَرف کیے جاتے ہیں، وہ عوام کے مسائل حل کرنے پر خرچ کیے جائیں۔ جب تک کشمیر ک امسلہ حل نہیں ہوتا، یہ تعلقات مضبوط بنیادی پر خوش گوار فضا میں قائم نہیں ہوسکتے۔

حرفِ آخر:

قائداعظم محمد جناح رحمتہ اللہ علیہ کے بقول، کشمیر پاکستان کی رشہ رَگ ہے، لہذا دونوں ریاستوں کے درمیان خوش گوار تعلقات کے قیام کے لیے مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل ضروری ہے۔

س2: پاکستان کے ایران کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔ (K.B+A.B)

ج: **پاکستان اور ایران تعلقات**

تعارف:

اسلامی جمہوریہ ایران کا سرکاری مذہب اسلام اور قومی زبان فارسی ہے۔ اس کی کرنسی کو ایرانی ریال کہتے ہیں۔ ایران کا دارالحکومت تہران ہے۔ یہ دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ تیل کے عظیم ذخائر کی بدولت اس کو بین الاقوامی سیاست میں اہم مقام حاصل ہے۔

سفارتی تعلقات:

ایران پاکستان کا اسلامی برادر ہمسایہ برادر ہمسایہ ملک ہے۔ قیام پاکستان کے بعد سب سے پہلے ایران نے پاکستان کو تسلیم کیا۔ ابتدا سے ہی پاکستان اور ایران کے درمیان خوش گور اور مصبوط تعلقات قائم ہیں۔ دونوں برادر ممالک نے ہمیشہ ایک دوسرے کے لیے اچھے جذبات کا اظہار کیا اور بین الاقوامی سطح پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا ہے۔

باہمی تعاون کے معاہدے:

دونوں برادر ممالک کے درمیان باہمی تعاون کے کئی سمجھوتوں پر دستخط ہوچکے ہیں۔ ابتدا میں پاکستان کی نعاشی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایران نے مداد کی پیش کش بھی کی۔

علاقائی تعاون برائے ترقی:

پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان "علاقائی تعاون برائے ترقی" (آر۔سی۔ڈی) کا معاہدہ ان تینوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا سبب بنا۔ جنرل ایوب خاں کے دور حکومت میں اس معاہدے کے ذریعے سے یہ تینوں برادر ممالک ایک دوسرے سے بہت زیادہ معاشی تعاون کر رہے تھے۔ یہ تعاون معاشی، عسکری اور سیاسی نوعیت کا تھا۔ جنگ کے بھاری اخراجات میں تیل کی سپلائی خصوصی اہمیت کی حامل رہی ہے۔ ایران نے ان معاملات میں فراخدلی دکھائی۔ بین الاقوامی سطح پر بھی ایران پاکستان کے مؤقف کی حمایت کرتا چلا آرہا ہے۔

مالی امداد:

ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت میں پاکستان اور ایران کے درمیان قُربتوں میں مزید اضافہ ہوا۔ ایران نے نہ صرف سابقہ قرضوں میں بہت سی رعاتیں دیں، بلکہ مزید قرضے اہم کیے، جن سے 1971ء کی پاک بھارت جنگ کے مُضر اثرات کم کرنے اور پاکستان کی تعمیر نو کرنے میں مدد ملی۔ پاکستان اور ایران کے درمیان مذہبی اور ثقافتی تعلقات دونوں ریاستوں کے عوام کو ایک دوسرے کے زیادہ قریب لے آئے ہیں۔

اسلامی کانفرنس کی تنظیم:

پاکستان کے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں زائرین ایران جاتے ہیں اور مقاماتِ مقدسہ کی زیارت کرتے ہیں۔ پاکستان اور ایران "اسلامی کانفرنس کی تنظیم" کے نہایت فعال رکن ہیں۔ یہ تنظیم مسلم اُمہ کے مسائل حل کرنے میں اگرچہ بہت فعال نہیں ہے مگر اس کے باوجود کئی ایک چھوٹے چھوٹے مسائل کے حل میں معاون ہے۔

اقتصادی تعاون کی تنظیم:

پاکستان اور یران "اقتصادی تعاون کی تنظیم" (Economic Coperation Organization) کے بھی رکن ہیں، اس طرح وسطایشیائی ریاستیں، پاکستان اور ایران ایک دوسرے کے ساتھ قریبی تعاون کرتے ہیں۔

پاکستان کی حمایت:

افغانستان اور اعراق پر امریکا کے حملے کے بعد امریکا، ایران کے خلاف بھی کئی بار اپنے خارجہ عزائم کا اظہار کر چکا ہے۔ پاکستان نے ہمشہ امریکا کے عزائم کی حوصلہ شکنی کی ہے اور کُھلے لفظوں میں ایران کا ساتھ دینے کے عزام کا اعلان کیا ہے۔

حرفِ آخر:

یہ دونوں برادر ممالک ایک دوسرے کے ساتھ تعاون میں مزید اصافہ کرکے ایک دوسرے کے لیے اور اقوام عالم کے لیے زیادہ مفید کردار ادا کر سکتے ہیں، لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان دونوں ریاستوں کے مالی، جغرافیائی، صنعتی اور انسانی وسائل سے متعلق تعاون کو باہم فروغ دیا جائے۔ اس طرح دونوں ریاستوں کی ترقّی کے عمل کو تیز تر بنایا جاسکتا ہے۔

س3: **پاکستان اور افغانستان کے تعلقات پر نوٹ لکھیں۔** (K.B+A.B)

ج: **پاکستان اور افغانستان کے تعلقات**

سفارتی تعلقات:

قیام پاکستان کے بعد افغانستان نے پاکستان کو 1948ء میں تسلیم کیا اور یوں سفارتی تعلقات کی ابتدا ہوئی۔ افغانستان کی پاکستان کے ساتھ طویل مشترکہ سرحد ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان مذہب، تاریخ اور ثقافت کے مضبوط رشتے ہیں۔ دونوں ریاستوں کت عوام کے تعلقا کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے، اس لیے ممالک میں قریبی اور گہرے تعلقات قائم ہیں۔ حکومتی سطح پر پاکستان اور افغانستان کے تعلقات میں کئی اُتار چڑھاؤ آتے ہے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

روسی جارحیت:

افغانستان پر روسی حملے کے وقت پاکستان نے افغانستان نے عوام کا ساتھ دیا۔ افغانستان سے لاکھوں افغان مہاجرین نے پاکستان کا رُخ کیا۔ پاکستان نے خالص انسانی بنیادوں پر اُنھیں پناہ دی اور امداد باہمی کا عملی نمونہ پیش کیا۔ اکستان نے روسی جارحیت کی کُھل کر مذمت کی اور افغانستان کے آزاد اسلامی تشخص کی بحالی کے لیے ہر ممکنہ کوششیں کیں۔

روسی قبضے سے نجات:

افغان عوام نے امریکا اور پاکستان کے تعاون سے اپنے وطن کا دفاع کیا۔ یوں روسی قبضے سے نضات پائی۔ اس کے بعد طالبان ک ادور شروع ہوا تو پاک افغان تعلقات میں نمایاں بہتری آئی۔

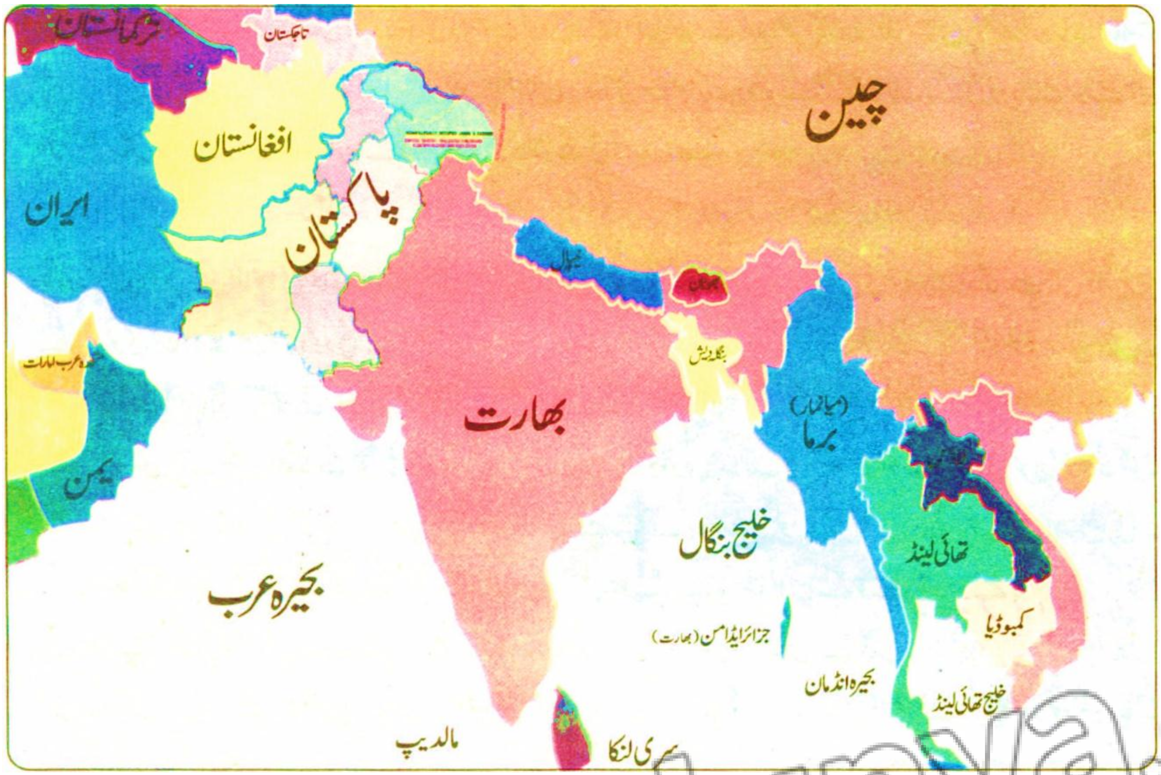

جنوبی ایشیا کا نقشہ

شمال مغربی سرحد کی حفاظت:

قیامِ پاکستان سے قبل جب برصغیر پاک وہند پر طانیہ کا قبضہ تھا، ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی کہ شمال مغربی سرحد تک روس کا اقتدار نہ بڑھ جائے یا خود افغانستان کی حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ (موجودہ خیبر پختونخوا) میں افراتفری پیدا نہ کروادے۔ ان خطرات سے نجات حاصل کرنے کی خاطر وائسرائے ہند نے والیِ افغانستان امیر عبدالرحمٰن خان سے مراسلت کی اور اُن کی دعوت پر ہندوستان کے وزیر امورِ خارجہ ماٹیمر ڈیورنڈ (Mortimer Durand) ستمبر 1893ء میں کابل گئے۔

ڈیورنڈ لائن:

www.ilmkidunya.com

نومبر 1893ء میں دونوں حکومتوں کے مابین 100 سال کے لیے معاہدہ طے پایا جس کے نتیجے میں سرحد کا تعین کر دیا گیا، جو ڈیورنڈ لائن (Durand Line) کہلاتی ہے اور اس کی لمبائی تقریباً 2611 کلو میٹر ہے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کی حکومت نے یہ معاہدہ برقرار رکھا، مگر افغانستان اس سے کتراتا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے دونوں ممالک کے تعلقات تناؤ کا شکار ہیں۔ اب بھی پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد کو" ڈیورنڈ لائن" ہی جاتا ہے۔

خشکی سے گھرا ہوا ملک:

افغانستان چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ملک ہے جس کا کوئی سمندر نہیں، اس تجارت پاکستان کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ اگرچہ افغانستان کے پاس تیل اور دوسرے ذرائع آمدورفت کی کمی ہے، مگر اس کی جغرافیائی حیثیت ایسی ہے کہ وہ وسط ایشیا، جنوبی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے درمیان ہے اور تینوں خطوں سے ہمیشہ اس کے نسلی، مذہبی اور ثقافتی تعلقات رہے ہیں۔ وسطِ ایشیائی ممالک کے لیے افغانستان بہت اہم ہے کیوں کہ اس ممالک کو افغانستان سے گزر کر پاکستان کی بندرگاہیں استعمال کرنا پڑتی ہیں۔

11 ستمبر 2001ء کا حادثہ:

11 ستمبر 2001ء میں امریکا میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات کے بعد امریکا نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ افغانستان میں طالبان کی حکومت کو ختم کر دیا۔ افغانستان اور ہاکستان کے اعلیٰ حکام ایک دوسرے کے ممالک کے کئی دورے کر چکے ہیں۔

س4: چین نے پاکستان کی تعمیر و ترقی میں کیا کردار ادا کیا ہے؟ بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 4)(K.B+A.B)

یا پاکستان اور چین کے تعلقات بیان کریں۔

ج: پاکستان اور چین کے تعلقات

تعارف:

عوامی جمہوریہ چین آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ ہر سال یکم اکتوبر کو چینی باشندے اپنا یوم آزادی پورے قومی جوش و جذبے اور وقار سے مناتے ہیں۔ چین کی کرنسی کا نام یوان (Yuan) ہے۔

سفارتی تعلقات:

پاک چین دوستی بین الاقوامی تعلقات میں مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اگرچہ دونوں ریاستوں کی تہذیب و ثقافت واضح ہے، مگر قومی مفادات اور کشادہ دلی نے دونوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے قریب کر رکھا ہے۔ 1949ء میں چین کے قیام کے بعد پاکستان نے اسے آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے تسلیم کیا۔

مشترکہ سرحد:

ابتدا سے ہی پاک چین تعلقات خوش گوار اور تعمیری رہے ہیں۔ دونوں ممالک کی مشترکہ سرحد کی لمبائی تقریباً 599 کلو میٹر ہے۔

پاک، بھارت جنگوں میں چین کی امداد:

پاکستان کی تعمیر و ترقی میں چین نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاک بھارت جنگون میں چین نے فواغ دلی اور دلیری سے پاکسات ن کا ساتھ دیا۔ اس طرح ایک بڑی طاقت کا تعاون حاصل ہونے سے پاکستانیوں کے حوصلے بلند ہوئے۔

اقوامِ متحدہ کی رکنیت:

چین کو اپنے ابتدائی دور میں عالمی سطح پر مشکلات کا سامنا تھا۔ اس دور میں پاکستان نے چین کا ساتھ دیا۔ عالمی اداروں کی رکنیت حاصل کرنے کے لیے بھی پاکستان نے چین کی کھلے دل سے معانت کی جب کہ دوسری طرف امریکا اور یورپی ریاستیں اشتراکی چین کی کھلی مخالفت کر رہی تھیں، پاکستان امریکا کا اتحادی بھی تھا مگر اس کے باوجود پاکستان نے چین کے ساتھ دوستی کا حق نبھایا۔

www.ilmkidunya.com

دفاعی معاہدے:

چین نے پاکستان کی صنعتی اور معاشی ترقی میں بہت فعال اور موثر کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان کی قومی تعمیر میں چین کا خصوصی کردار ہے۔ چین نے پاکستان میں ٹینک سازی اور طیارہ سازی میں بھرپور مدد کی جس کی وجہ سے پاکستان کی اسلحہ سازی کی صنعت نے بہت ترقی کی، اس کے علاوہ چین، پاکستان کی مختلف دفاعی منصوبہ جات بھی بھرپور مدد کر رہا ہے۔

شاہراہِ قراقرم:

پاک چین دوستی کی بہت بڑی علامت شاہراہ قراقرم ہے۔ یہ شاہراہِ ریشم کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ اس سڑک کے ذریعے سے دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ باہم تجارت اور آمدورفت کرتے ہیں۔

شاہراہِ قراقرم کا ایک خوب صورت منظر

حاصلِ کلام:

موجودہ دور میں چین پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ ہر عہد میں پاکستان اور چین نے اپنے تعلقات کو مضبوط بنانے کے اقدامات کیے ہیں۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: پاکستان اور بھارت کے درمیان اب تک کتنی جنگیں ہو چکی ہیں؟ (U.B)

جواب:

پاک، بھارت جنگیں

پاکستان اور بھارت کی تاریخ جنگوں کی تاریخ بن کر رہ گئی ہے۔ پاکستان اور بھارت کے مابین اب تک درج ذیل جنگیں ہو چکی ہیں:

- پہلی جنگ 1948ء
- دوسری جنگ 1965ء
- تیسری جنگ 1971ء

سوال 2: بنگلہ دیش کا وجود کب عمل میں آیا؟ (U.B)

جواب:

بنگلہ دیش کا قیام

دسمبر 1971ء میں بھارت اور پاکستان کے درمیان ایک دفعہ پھر جنگ ک آغاز ہوا۔ اس جنگ میں بھارت کو کسی حد تک مقامی لوگوں کی حمایت حاصل تھی، جس وجہ سے پاکستان اپنے ایک حصے سے محروم ہوا اور مشرق پاکستان 16 دسمبر 1971ء کو بنگلہ دیش کے نام سے دنیا کے نقشے پر نمایاں ہوا۔

سوال 3: ایران کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

جواب:

ایران

اسلامی جمہوریہ ایران کا سرکاری مذہب اسلام اور قومی زبان فارسی ہے۔ اس کی کرنسی کو ایرانی ریال کہتے ہیں۔ ایران کا دارالحکومت تہران ہے۔ یہ دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ تیل کے عظیم ذخائر کی بدولت اس کو بین الاقوامی سیاست میں اہم مقام حاصل ہے۔

ایران پاکستان کا اسلامی برادر ہمسایہ برادر ہمسایہ ملک ہے۔ قیام پاکستان کے بعد سب سے پہلے ایران نے پاکستان کو تسلیم کیا۔ ابتدا سے ہی پاکستان اور ایران کے درمیان خوش گوار اور مصبوط تعلقات قائم ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال4: آر۔ سی۔ ڈی(RCD) معاہدے سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:

آر۔ سی۔ ڈی (RCD)

پاکستان ایران اور ترکی کے درمیان "علاقائی تعاون برائے ترقی" (آر۔سی۔ڈی) کا معاہدہ ان تینوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا سبب بنا۔ جنرل ایوب خاں کے دور حکومت میں اس معاہدے کے ذریعے سے یہ تینوں برادر ممالک ایک دوسرے سے بہت زیادہ معاشی تعاون کر رہے تھے۔ یہ تعاون معاشی، عسکری اور سیاسی نوعیت کا تھا۔

سوال5: پاکستان اور افغانستان کے سفارتی تعلقات کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

جواب:

افغانستان

قیام پاکستان کے بعد افغانستان نے پاکستان کو 1948ء میں تسلیم کیا اور یوں سفارتی تعلقات کی ابتداہوئی۔ افغانستان کی پاکستان کے ساتھ طویل مشترکہ سرحد ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان مذہب، تاریخ اور ثقافت کے مضبوط رشتے ہیں۔ دونوں ریاستوں کت عوام کے تعلقا کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے، اس لیے ممالک میں قریبی اور گہرے تعلقات قائم ہیں۔ حکومتی سطح پر پاکستان اور افغانستان کے تعلقات میں کئی اُتار چڑھاؤ آتے رہے ہیں۔

سوال6: ڈیورنڈ لائن سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:

ڈیورنڈ لائن

قیام پاکستان سے قبل جب برصغیر پاک وہند پر طانیہ کا قبضہ تھا، ہر وقت یہ فکر لاحق رہتی کہ شمال مغربی سرحد تک روس کا اقتدار نہ بڑھ جائے یا خود افغانستان کی حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ (موجودہ خیبر پختونخوا) میں افراتفری پیدا نہ کروادے۔ ان خطرات سے نجات حاصل کرنے کی خاطر وئسرائے ہند نے والی افغانستان امیر عبدالرحمٰن خان سے مراسلت کی اور اُن کی دعوت پر ہندوستان کے وزیر امورِ خارجہ ماٹیمر ڈیورنڈ (Mortimer Durand) ستمبر 1893ء میں کابل گئے۔ نومبر 1893ء میں دونوں حکومتوں کے مابین 100 سال کے لیے معاہدہ طے پایا جس کے نتیجے میں سرحد کی تعین کر دیا گیا، جو ڈیورنڈ لائن (Durand Line) کہلاتی ہے اور اس کی لمبائی تقریباً 2611 کلو میٹر ہے۔

سوال7: پاکستان اور چین کے سفارتی تعلقات کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

جواب:

پاک، چین تعلقات

عوامی جمہوریہ چین آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ ہر سال یکم اکتوبر کو چینی باشندے اپنا یومِ آزادی پورے قومی جوش وجذبے اور وقار سے مناتے ہیں۔ چین کی کرنسی کا نام یوان (Yuan) ہے۔ پاک چین دوستی بین الاقوامی تعلقات میں مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اگرچہ دونوں ریاستوں کی تہذیب وثقافت واضح ہے، مگر قومی مفادات اور کشادہ دلی نے دونوں ریاستوں کو ایک دوسرے کے قریب کر رکھا ہے۔ 1949ء میں چین کے قیام کے بعد پاکستان نے اسے آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے تسلیم کیا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پاک، بھارت مشترکہ سرحد کی لمبائی ہے:** (K.B)

(الف) 2163 کلو میٹر (ب) 2165 کلو میٹر (ج) 2166 کلو میٹر (د) 2168 کلو میٹر

2۔ **سلامتی کونسل میں پاک، بھارت جنگ بندی کی قرارداد منظور کرائی:** (K.B)

(الف) اٹل بہاری واجپائی (ب) لال بہادر شاستری (ج) پنڈت جواہرلال نہرو (د) منموہن سنگھ

3۔ **پاکستان اور بھارت کے بیچ پہلی جنگ ہوئی:** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(الف) 1947ء (ب) 1948ء (ج) 1949ء (د) 1950ء

4۔ لاہور، سیالکوٹ اور قصور کے محاذ پر جنگ کا آغاز ہوا: (K.B)

(الف) 12 ستمبر 1965ء (ب) 6 ستمبر 1965ء (ج) 22 ستمبر 1965ء (د) 25 ستمبر 1965ء

5۔ بنگلہ دیش کا قیام عمل میں آیا: (K.B)

(الف) 16 دسمبر 1971ء (ب) 16 دسمبر 1970ء (ج) 16 دسمبر 1972ء (د) 16 دسمبر 1965ء

6۔ قیام پاکستان کے بعد سب سے پہلے پاکستان کو تسلیم کیا: (K.B)

(الف) انڈیا (ب) افغانستان (ج) چین (د) ایران

7۔ ایران کا سرکاری مذہب ہے: (U.B)

(الف) بدھ مت (ب) ہندومت (ج) اسلام (د) عیسائیت

8۔ ایران کی قومی زبان ہے: (U.B)

(الف) عربی (ب) اردو (ج) فارسی (د) عبرانی

9۔ ایران کی کرنسی ہے: (U.B)

(الف) روپیہ (ب) ڈالر (ج) دینار (د) ایرانی ریال

10۔ ایران کا دارالحکومت ہے: (U.B)

(الف) تہران (ب) انقرہ (ج) استنبول (د) ڈھاکہ

11۔ افغانستان نے پاکستان کو تسلیم کیا: (K.B)

(الف) 1947ء (ب) 1948ء (ج) 1949ء (د) 1950ء

12۔ ہندوستان کے وزیر امورِ خارجہ مالٹیمر ڈیورنڈ کابل گئے: (K.B)

(الف) ستمبر 1893ء (ب) دسمبر 1893ء (ج) ستمبر 1894ء (د) دسمبر 1894ء

13۔ دونوں حکومتوں کے درمیان سرحدی معاہدہ طے پایا: (K.B)

(الف) 100 سال کے لیے (ب) 200 سال کے لیے (ج) 300 سال کے لیے (د) 400 سال کے لیے

14۔ پاکستان اور افغانستان کی سرحد کی لمبائی ہے: (K.B)

(الف) 2163 کلومیٹر (ب) 2611 کلومیٹر (ج) 2483 کلومیٹر (د) 2286 کلومیٹر

15۔ امریکہ میں دہشت گردی کا واقعہ ہوا: (K.B)

(الف) 11 ستمبر 2000 (ب) 11 ستمبر 2001 (ج) 11 ستمبر 2002 (د) 11 ستمبر 2003

16۔ چین کا قیام عمل میں آیا: (K.B)

(الف) 1947ء (ب) 1948ء (ج) 1949ء (د) 1950ء

www.ilmkidunya.com

17۔ آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے: (U.B)

(الف) بھارت (ب) چین (ج) امریکہ (د) پاکستان

18۔ چینی باشندے اپنا یوم آزادی مناتے ہیں: (U.B)

(الف) یکم اکتوبر (ب) یکم نومبر (ج) یکم دسمبر (د) یکم جنوری

19۔ چین کی کرنسی کا نام ہے: (U.B)

(الف) لیرا (ب) ڈالر (ج) پونڈ (د) یوان

20۔ پاکستان اور چین کی مشترکہ سرحد کی لمبائی ہے: (K.B)

(الف) 699 کلومیٹر (ب) 799 کلومیٹر (ج) 499 کلومیٹر (د) 599 کلومیٹر

21۔ پاک، چین دوستی کی بہت بڑی علامت ہے: (K.B)

(الف) شاہراہِ قراقرم (ب) درہ خنجراب (ج) درہ بولان (د) کوسٹل ہائی وے

مسئلہ کشمیر (Kashmir Issue)

تفصیلی سوالات

س1: مسئلہ کشمیر کو پاک، بھارت تعلقات میں کیا اہمیت حاصل ہے؟ بحث کریں۔ (U.B)

ج: **مسئلہ کشمیر**

مسئلہ کشمیر کی ابتدا:

پاکستان اور بھارت دونوں مسئلہ کشمیر پر ایک بینادی نظریے پر کھڑے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تقسیم ہند کے وقت جموں کشمیر برطانوی راج کے قبضہ میں ایک ریاست تھی۔ جب ہندوستان کو تقسیم کیا جارہا تھا جن علاقوں میں مسلم اکثریت تھی، وہ علاقے پاکستان اور جہاں ہندو اکثریت تھی، وہ علاقے بھارت کو دیے گئے۔ کشمیر میں اکثریتی تو آبادی تو مسلمان تھی، لیکن یہاں کا حکمران ایک ہندو ڈوگر تھا اور وہ چاہتا تھا کہ بھارت کے ساتھ اس ریاست کا الحاق ہو جائے، لیکن تحریک پاکستان کے راہنماؤں اس بات کو مسترد کت دیا۔ آج بھی کشمیر میں مسلمان زیادہ ہیں م، اس لیے پاکستان اسے اپنا حصہ سمجھتا ہے اور بھارت یہ سمجھتا ہے کہ اس پر ہندو ڈوگرا حکمران تھا جو بھارت سے الحاق کرنا چاہتا تھا، اس لیے یہ بھارت کا حصہ ہے۔

بھارت کی فوج کشی:

قیام پاکستان کے وقت ریاست جموں و کشمیر کے مسلمانوں کی خواہش تھی کہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کیا جائے، لیکن وہاں کا حکمران بھارت سے الحاق کا خواہش مند تھا۔ اس نے عوام کی خواہشات کے برعکس کشمیر کا الحاق بھارت سے کر دیا بھارتی فوجوں کو کشمیر میں داخل کر کے یہاں بھارت کا تسلط قائم کروادیا۔ اس پر کشمیری مسلمانوں نے علم جہاد بلند کر دیا اور وادیِ کشمیر کے قریباً ایک تہائی حصّے کو بھارتی فوجوں سے آزاد کرا لیا۔

اقوام متحدہ کی مداخلت اور جموں و کشمیر پر اس کا اعلامیہ

مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل میں:

جب بھارتی فوجیں کشمیری مجاہدین کے قبضے سے علاوہ چھیننے میں ناکام ہوگئیں تو بھارت یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں لے گیا۔ بھارت وہاں یہ موقف اختیار کیا کہ کشمیر کا باقاعدہ الحاق بھارت سے ہو چکا تھا، اس لیے یہ علاقہ بھارت کا حصّہ ہے۔ بھارت نے مزید دعویٰ کی کیا کہ پاکستان نے کشمیر پر حملہ کیا ہے جس کا مطلب بھارت پر حملہ کیا۔

کشمیر کی بھارت کے ساتھ الحاق کی قانونی حیثیت:

پاکستان نے بھارت کے ساتھ الحاق کی قانونی حیثیت کو چیلنج کیا اور سلامتی کونسل کو حقیت حال سے آگاہ کرتے ہوئے زور دیا کہ کشمیر کے مستقبل کے فیصلے کا حق اس کے راجا کو نہیں بلکہ وہاں کے عوام کو ملنا چاہیے۔

جنگ بندی کی اپیل:

سلامتی کونسل نے 1949ء میں ایک قرارداد کے ذریعے سے کشمیر میں جنگ بندی کی اپیل کی۔

استصواب رائے:

چناں چہ اس قرارداد کے بعد جنگ بندی عمل میں آئی، سلامتی کونسل نے اپنے اعلامیے میں پاکستان کے اس موقف ک وتسلیم کر لیا کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ ریاست کے عوام کی مرضی کے مطابق ہوگا اور اس مقصد کے لیے اقوام متحدہ کی زیر نگرانی استصوب رائے (Plebiscite) کرایا جائے گا۔

سلامتی کونسل کے مبصر کی تقرری:

سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو پاکستان اور بھارت دونوں نے منظورک کر لیا۔ سلامتی کونسل کی قرارداد کے پہلے حصّے پر عمل کرتے ہوئے کشمیر میں مقررہ تاریخ کو جنگ بندی ہوگئی اور جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے اقوام متحدہ نے جنگ بندی لائن کی نگرانی کے لیے اپنے مبصر مقرر کر دیے۔

بھارت کا استصوابِ رائے سے انکار:

ان ابتدائی مسائل کے طے ہو جانے کے بعد توقع کی جارہی تھی کہ اقوامِ متحدہ اپنی زیر نگرانی کشمیر میں استصوابِ رائے کا بندوبست کرے گا اقوام متحدہ نے اس سمت کچھ کوششیں بھی کیں لیکن اس معاملے میں بھارت کی طرف سے کوئی پیش نہ ہوئی۔ اس نے کشمیر میں ازادانہ استصوابِ رائے کی راہ میں مشکلات کھڑی کرنا شروع کر دیں۔

ٹال مٹول کی پالیسی:

بھارت کو علم تھا کہ کشمیر کے عوام پاکستان ہی حق دیں گے، لہٰذا اس نے کشمیر میں اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لیے تمام عہدوں پر اپنے لوگوں کو مقرر شروع کر دیا۔ وہاں کثیر تعداد میں فوج متعین کر دی۔ اس طرح صورتِ حال میں لانے کے لیے بھارت نے کشمیر کو اپنا ٹوٹ انگ قرادینے ہوئے استصوابِ رائے سے صاف انکار کر دیا۔

اقوام متحدہ کے نمائندے کی آمد

www.ilmkidunya.com

سلامتی کونسل کی کوششیں:

سلامتی کونسل نے اپنی منظور کردہ قرارداد پر عمل درآمد کرانے کے لیے کئی کوششیں کیں، تاکہ بھارت کو استصوبِ رائے پر آمادہ کیا جاسکے، جس کو خود بھارت تسلیم کر چکا تھا۔

اقوامِ متحدہ کے نمائندے:

اس مقصد کے لیے 1957ء میں اقوامِ متحدہ نے ایک نمائندے کو مسئلہ کشمیر کا جائزہ کی غرض سے بھارت اور پاکستان بھیجا۔ سلامتی کونسل کے نمائندے کو پاکستان نے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کرائی لیکن بھارت نے قراداد پر عمل درآمد کے سلسلے میں قسم کے تعاون سے صاف انکار کر دیا۔ وہ آج تک سلامتی کونسل سلامتی کی قرارداد پر عمل درآمد کے لیے آمادہ نہیں ہوا۔ اس نے اپنے اس وعدے کو بھلا دیا۔ جو اس نے سلامتی اور کشمیر کے عوام سے کیا تھا۔

مسئلہ کشمیر سے حوالے سے اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس کا ایک منظر

موجودہ صورت حال:

مسئلہ کشمیر، بھارت کے درمیان دیرینہ حل طلب تنازع ہے۔ کشمیر کے معاملے پر پاکستان اور بھارت کے مابین کئی جنگیں بھی ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ آئے دن مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کی سرحد، جسے لائن آف کنٹرول کہا جاتا ہے، پر بھی گولہ باری کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے جس میں اکثر شہری آبادی نشانہ بنتی ہے۔

حرفِ آخر:

مسئلہ کشمیر اب بھی جوں کا توں ہے عالمی امن کے لیے خطرہ ہے عالمی امن برقرار رکھنے کے لیے اس کا حل ناگزیر ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: مسئلہ کشمیر کی ابتداء کیسے ہوئی؟ (U.B)

جواب: **مسئلہ کشمیر کی ابتداء**

پاکستان اور بھارت دونوں مسئلہ کشمیر پر ایک بینادی نظریے پر کھڑے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تقسیم ہند کے وقت جموں کشمیر برطانوی راج کے قبضہ میں ایک ریاست تھی۔ جب ہندوستان کو تقسیم کیا جارہا تھا جن علاقوں میں مسلم اکثریت تھی، وہ علاقے پاکستان اور جہاں ہندو اکثریت تھی، وہ علاقے بھارت کو دیے گئے۔ کشمیر میں اکثریتی تو آبادی تو مسلمان تھی، لیکن یہاں کا حکمران ایک ہندو ڈوگر تھا اور وہ چاہتا تھا کہ بھارت کے ساتھ اس ریاست کا الحاق ہو جائے، لیکن تحریک پاکستان کے راہنماؤں اس بات کو مسترد کت دیا۔ آج بھی کشمیر میں مسلمان زیادہ ہیں م، اس لیے پاکستان اسے اپنا حصہ سمجھتا ہے اور بھارت یہ سمجھتا ہے کہ اس پر ہندو ڈوگرا حکمران تھا جو بھارت سے الحاق کرنا چاہتا تھا، اس لیے یہ بھارت کا حصہ ہے۔

سوال 2: مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل میں کون لے کر گیا؟ (U.B)

جواب: **مسئلہ کشمیر سلامتی کونسل میں**

جب بھارتی فوجیں کشمیری مجاہدین کے قبضے سے علاوہ چھیننے میں ناکام ہوگئیں تو بھارت یہ مسئلہ سلامتی کونسل میں لے گیا۔ بھارت وہاں یہ موقف اختیار کیا کہ کشمیر کا باقاعدہ الحاق بھارت سے ہو چکا تھا، اس لیے یہ علاقہ بھارت کا حصّہ ہے۔ بھارت نے مزید دعویٰ کی کیا کہ پاکستان نے کشمیر پر حملہ کیا ہے جس کا مطلب بھارت پر حملہ کیا۔

سوال 3: سلامتی کونسل نے کشمیر کے مسئلہ پر کیا مؤقف اختیار کیا؟ (U.B)

جواب: **سلامتی کونسل کا مؤقف**

سلامتی کونسل نے 1949ء میں ایک قرارداد کے ذریعے سے کشمیر میں جنگ بندی کی اپیل کی۔ چناں چہ اس قرارداد کے بعد جنگ بندی عمل میں آئی ،سلامتی کونسل نے اپنے اعلامیے میں پاکستان کے اس موقف ک وتسلیم کرلیا کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ ریاست کے عوام کی مرضی کے مطابق ہو گا اور اس مقصد کے لیے اقوام متحدہ کی زیر نگرانی استصوب رائے (Plebiscite) کرایا جائے گا۔ سلامتی کونسل کی اس قرارداد کو پاکستان اور بھارت دونوں نے منظورک کرلیا۔ سلامتی کونسل کی قرارداد کے پہلے حصّے پر عمل کرتے ہوئے کشمیر میں مقررہ تاریخ کو جنگ بندی ہوگئی اور جنگ بندی کی خلاف ورزیوں کو روکنے کے لیے اقوامِ متحدہ نے جنگ بندی لائن کی نگرانی کے لیے اپنے مبصر مقرر کردیے۔

سوال 4: مسئلہ کشمیر کی موجودہ صورتِ حال کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

جواب: **مسئلہ کشمیر کی موجودہ صورتِ حال**

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

مسئلہ کشمیر، بھارت کے درمیان دیرینہ حل طلب تنازع ہے۔ کشمیر کے معاملے پر پاکستان اور بھارت کے مابین کئی جنگیں بھی ہو چکی ہیں۔ اس کے علاوہ آئے دن مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کی سرحد، جسے لائن آف کنٹرول کہا جاتا ہے، پر بھی گولہ باری کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے جس میں اکثر شہری آبادی نشانہ بنتی ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **پاکستان اور بھارت کے بیچ بنیادی تنازعہ ہے:** (U.B)

(الف) مسئلہ کشمیر (ب) دریائی پانی کی تقسیم (ج) لائن آف کنٹرول (د) سرحدی تنازعہ

2۔ **کشمیر میں اکثریتی آبادی تھی:** (U.B)

(الف) مسلمانوں کی (ب) ہندوؤں کی (ج) عیسائیوں کی (د) یہودیوں کی

3۔ **کشمیر کا حکمران تھا:** (U.B)

(الف) ہندو راجہ (ب) مسلمان (ج) عیسائی (د) یہودی

4۔ **کشمیری مسلمانوں نے جہاد کرتے ہوئے کشمیر کو بھارتی فوجوں سے آزاد کرالیا:** (U.B)

(الف) ایک تہائی حصہ (ب) دو تہائی حصہ (ج) تین تہائی حصہ (د) آدھا حصہ

5۔ **مسئلہ کشمیر کو سلامتی کونسل میں لے کر گیا:** (U.B)

(الف) پاکستان (ب) بھارت (ج) کشمیری عوام (د) مجاہدین

6۔ **سلامتی کونسل نے کشمیر میں جنگ بندی کی اپیل کی:** (U.B)

(الف) 1948ء (ب) 1949ء (ج) 1951ء (د) 1952ء

7۔ **سلامتی کونسل نے اپنے علامیے میں تسلیم کیا کہ کشمیر میں کروایا جائے گا:** (U.B)

(الف) الیکشن (ب) استصوابِ رائے (ج) ریفرنڈ (د) آمریت

8۔ **اقوام متحدہ نے اپنے نمائندے کو مسئلہ کشمیر کا جائزہ لینے کے لیے بھیجا:** (U.B)

(الف) 1954ء (ب) 1955ء (ج) 1956ء (د) 1957ء

9۔ **مقبوضہ کشمیر اور آزاد کشمیر کی سرحد کو کہا جاتا ہے:** (U.B)

(الف) ڈیورنڈ لائن (ب) لائن آف کنٹرول (ج) ریڈکلف (د) واہگہ بارڈر

پاکستان کے وسط ایشیا کے ممالک کے ساتھ تعلقات

(Pakistan's Relations with Asin Countres)

تفصیلی سوالات

س1: **پاکستان اور وسط ایشیائی ممالک کے تعلقات بیان کریں۔** (K.B)

ج: **پاکستان اور وسط ایشیائی ممالک کے تعلقات**

تعارف:

1991ءمیں سابق سوویت یونین (روس) کی شکست وریخت (Dissolution) کے بعد یشیا کے، مسلم ممالک قازقستان (Kazakhsatn)، کرغزستان(Kyrgyzstan)۔ تاجکستان(Tajistan)،ترکمانستان(Turmenistan)،اورزبکستان(Uzeberkistan)وغیرہ وجود میں آئے۔

سفارتی تعلقات:

پاکستان نے ممالک کے ساتھ تعلقات قائم کر کے اپنے خارجہ تعلقات کو فروغ دیا۔ان کو اقتصادی تعاون کے لیے ضروری ہے۔انھیں یہ سہولت پاکستان فراہم کرتا ہے۔ان ریاستوں کے کے پاس توانائی کے وسائل اور معدنیات ہیں، جن کی پاکستان کو ضرورت ہے۔ کوئلہ، قدرتی گیس اور تیل اس خِطّے کے کئی علاقوں سے نکالے جاتے ہیں۔

خشکی میں گھرے ہوئے ملک:

ان ریاستوں کے پاس ساحلِ سمندر نہیں ہے جو کہ بین الاقوامی تجارت کے لیے ضروری ہے۔ اُنھیں یہ سہولت پاکستان فراہم کرتا ہے۔ ان ریاستوں کے پاس توانائی کے وسائل اور معدنیات ہیں۔ جن کی پاکستان کو ضرورت ہے۔ کوئلہ، قدرتی گیس اور تیل اس خطے کے کئی علاقوں سے نکالا جاتا ہے۔

ذریعہ معاش:

اس خِطّے کے عوام کی کثریت کا ذریعہ معاش چوں کہ زاعت ہے، اس بیشتر آبادی دریائی وادیوں اور نخلستانوں میں رہتی ہے۔ زاعت کا شعبہ غذا اور پارچہ باقی کی صنعت کے علاوہ چمڑے کی صنعت کے لیے بھی خام مال فراہم کرتا ہے۔

حاصلِ کلام:

یہ خِطہ اپنے رنگین روایتی شہرت رکھاتا ہے۔ مستقبل میں امکان ہے کہ ان ریاستوں کے ساتھ پاکستان تعلقات میں مزید اضافہ ہوگا۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال1: وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کے نام تحریر کریں۔ (U.B)

جواب: **وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں**

وسطی ایشیا کی مسلم ریاستون کے نام درج ذیل ہیں:

- قازقستان
- کرغزستان
- تاجکستان
- ترکمانستان
- ازبکستان

سوال2: وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کے آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

جواب: **وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں**

ان ریاستوں کے پاس ساحلِ سمندر نہیں ہے جو کہ بین الاقوامی تجارت کے لیے ضروری ہے۔ اُنھیں یہ سہولت پاکستان فراہم کرتا ہے۔ ان ریاستوں کے پاس توانائی کے وسائل اور معدنیات ہیں۔ جن کی پاکستان کو ضرورت ہے۔ کوئلہ، قدرتی گیس اور تیل اس خطے کے کئی علاقوں سے نکالا جاتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

اس خِطّے کے عوام کی کثریت کا ذریعہ معاش چوں کہ زراعت ہے، اس بیشتر آبادی دریائی وادیوں اور نخلستانوں میں رہتی ہے۔ زراعت کا شعبہ غذا اور پارچہ باقی کی صنعت کے علاوہ چمڑے کی صنعت کے لیے بھی خام مال فراہم کرتا ہے۔ یہ خِطّہ اپنے رنگین روایتی شہرت رکھتا ہے۔ مستقبل میں امکان ہے کہ ان ریاستوں کے ساتھ پاکستان تعلقات میں مزید اضافہ ہو گا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ سابق سوویت یونین (روس) کو شکست ہوئی: (K.B)

(الف) 1991ء　(ب) 1992ء　(ج) 1993ء　(د) 1994ء

2۔ وسطی ایشیا کی ریاستوں کا مذہب ہے: (K.B)

(الف) عیسائیت　(ب) بدھ مت　(ج) اسلام　(د) ہندو مت

3۔ ان ریاستوں کی عوام کی اکثریت کا پیشہ ہے: (U.B)

(الف) زراعت　(ب) صنعت　(ج) بزنس　(د) معدنیات

4۔ وسطی ایشیائی ریاستوں کی بیشتر آبادی رہتی ہے: (U.B)

(الف) شہروں میں　(ب) دیہاتوں میں　(ج) دریائی وادیوں میں　(د) صحراؤں میں

5۔ وسطی ایشیائی ممالک عالمی شہرت رکھتے ہیں: (U.B)

(الف) رنگین قالینوں کی وجہ سے　(ب) معدنیات کی وجہ سے　(ج) پارچہ بافی کی وجہ سے　(د) کوئلے کی وجہ سے

اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) اور پاکستان

(Organization of Islamic Conferebce and Paksitan)

تفصیلی سوالات

س 1: اسلامی کانفرنس کی تنظیم میں پاکستان کے کردار پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور پاکستان**

اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا دفتر جدہ (سعودی عرب)

پسِ منظر:

1969ء میں جب اسرائیلیوں نے مسجدِ اقصیٰ کو آگ لگائی تو دنیا بھر کے مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے بعد مسلم ممالک کے نمائندے مراکش کے شہر رباط میں اکٹھے ہوئے۔ اس اجلاس میں پاکستان نے اسلامی کانفرنس کے نام سے ایک مستقل تنظیم کی تشکیل کی تجویز پیش کی، جس کی تمام اسلامی ممالک نے حمایت کی۔

اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا قیام:

اس طرح 1969ء میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) ک قیام عمل میں آیا۔ اس کا صدر دفتر جدہ (سعودی عرب) میں ہے۔

اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا پہلا اجلاس:

1969ء میں مراکش کے شہر رباط میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا پہلا اجلاس منعقد ہوا پاکستان نے اس کی کاروائی میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیا۔

www.ilmkidunya.com

دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس:

دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس 1974ء میں لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس میں پاکستان نے میزبانی کے فرائض ادا کیے۔

عالمِ اسلام کی شرکت:

اس کانفرنس کو منعقد کرنے میں ذوالفقار علی بھٹو، شاہ فیصل، معمر قذافی، حافظ الاسد، شیخ زید بن سلطان اور انور سادات نے مرکزی کردار ادا کیا۔ لاہور کے تاریخی شہر میں 40 اسلامی ممالک کے نمائندوں کے علاوہ مؤتمر عالم اسلامی (Word Muslim Congress)، تحریک آزادیٔ فلسطین اور عرب لیگ کے وفود نے شرکت کی۔

فلسطین کی آزادی:

پاکستان کی حکومت اور عوام نے بڑے جذباتی انداز میں اپنی ذمے داریاں نبھائیں۔ پاکستان نے کانفرنس میں فسطینی عوام کی آزادی اور خود مختاری کے حق میں قرارداد پیش کی، جسے متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔

پاکستان کی کارکردگی:

پاکستان نے 1969ء سے تا حال اسلامی کانفرنس کے تمام اجلاسوں میں شرکت کی۔ اسلامی دنیا کے اتحاد اور مسلم ریاستوں کے مسائل کے حل کے لیے پاکستان نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

مسلم امّہ کا اتحاد:

اسلامی کانفرنس کی کامیابی، مسلم امّہ کے اتحاد کے لیے پاکستان کی خدمات اور اسلامی ممالک سے خصوصی تعلقات کے قیام کے لیے پاکستان کی طرف سے کیے جانے والے اقدامات کا پوری اسلامی برادری اعتراف کرتی ہے۔

پاکستان اور دیگر مسلم ممالک:

پاکستان تمام اسلامی ممالک سے قریبی تعلقات کی خواہش رکھتا ہے۔ موجودہ دور میں پاکستان نے عالمی سیاست میں کسی بھی بلاک کا ساتھ دینے کے بجائے غیر جانب دارانہ طرزِ عمل اپنا رکھا ہے۔ پاکستان اسلامی ممالک سے اپنے دو طرفہ تعلقات ایسے استوار کر رہا ہے کہ وہ کسی تیسرے اسلامی ملک کے خلاف نہ ہوں۔ پاکستان کے اُردن، الجزائر، مراکش، تیونس، نائیجیریا، عراق، متحدہ عرب امارات، اومان اور لبنان وغیرہ کے ساتھ اچھے تجارتی اور تہذیبی تعلقات قائم ہیں۔ دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمان آزادی کی جدوجہد کر رہے ہیں تو ان تحریکوں کو پاکستان کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ تمام اسلامی مالک کو دفاعی لحاظ سے مضبوط بنانے میں بھی پاکستان نے ہر ممکن مدد فراہم کی ہے۔ پاکستان نے عالمِ اسلام کے اتحاد کی کوششوں میں ہمیشہ مثبت کردار ادا کیا ہے۔

حاصلِ کلام:

پاکستان نے اسلامی کانفرس کی تنظیم (O.I.C) پاکستان کے اجلاسوں میں اسلامی ممالک کے اتحاد ہم آہنگی اور تعاون کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ مسلمانوں کے حق میں اٹھنے والی تحریکوں کا ساتھ دیا ہے اور اپنے مؤقف پر کھل کر اقوامِ متحدہ میں بات کی ہے۔

س 2: پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات پر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

ج: **پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات**

برادرانہ تعلقات:

پاکستان اور سعودی عرب کے باہمی تعلقات بھائی چارے کی مضبوط بنیادوں پر قائم ہیں۔ سعودی عرب میں مسلمانوں کے مقدس مقامات ہیں جہاں ہر سال ہزاروں پاکستانی فریضہ حج کی ادائیگی کے لیے جاتے ہیں۔ دونوں ممالک کی خارجہ پالیسی میں اتحاد عالم اسلام کے اصول کو بہت اہمیت حاصل ہے۔

تحریک پاکستان کی حمایت:

قیام پاکستان سے پہلے سعودی عرب نے تحریک پاکستان کی حمایت کی اور قیام پاکستان کے بعد سعودی عرب نے پاکستان کو تسلیم کیا۔

دفاعی تعاون:

دفاعی میدان میں پاکستان نے سعودی عرب کے ساتھ فنی تعاون کیا اور سعودی عرب کی فوج کو جدید خطوط پر منظم کرنے کے لیے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔

شاہ فیصل کا مالی تعاون:

شاہ فیصل نے اسلام آباد میں فیصل مسجد اور انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کی تعمیر کے لیے خطیر رقم فراہم کی۔

پاک بھارت جنگیں:

1965ء اور 1971ء کی پاک بھارت جنگوں میں سعودی عرب نے پاکستان کے موقف کی بھرپور حمایت کی اور معاشی امداد بھی فراہم کی۔

مسئلہ کشمیر:

مسئلہ کشمیر پر سعودی عرب کی حکومت نے پاکستان کا ساتھ دیا۔

دوسری اسلامی کانفرنس:

دوسری اسلامی کانفرنس 1974ء کے انعقاد کے سلسلے میں شاہ فیصل نے پاکستان کی بھرپور معاونت کی۔

مسئلہ افغانستان:

افغانستان کے مسئلہ پر سعودی حکومت نے پاکستان کے موقف کی تائید کی۔

مشرق وسطیٰ کا انتشار:

1991ء کے مشرق وسطیٰ کے انتشار میں پاکستان نے سعودی عرب کے موقف کی نہ صرف حمایت کی بلکہ مدد بھی فراہم کی۔ سعودی عرب کی مقدس زمین کے تحفظ کے لیے پاک فوج کے دستے بھیجے گئے۔

پاک سعودی اکنامک کمیشن:

1998ء میں پاک سعودی اکنامک کمیشن ریاض میں قائم کیا گیا، جس نے پاکستان میں 155 منصوبوں پر کام کرنا شروع کر دیا اور ان کی تکمیل کے لیے معاشی امداد مہیا کی۔

حاصل کلام:

www.ilmkidunya.com

پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان دوطرفہ قریبی تعلقات موجود ہیں۔ جس کی بنا پر ایک دوسرے پر اعتماد کی فضا قائم ہے۔ سعودی عرب اور پاکستان کی مضبوط دوستی کو وقت نے بھی ثابت کیا ہے۔

س3: پاکستان کے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے ساتھ تعلقات پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **پاکستان کے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے ساتھ تعلقات**

- پاکستان کے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے ساتھ بھی قریبی برادرانہ تعلقات ہیں۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا جنوب مشرقی ایشیا میں واقع اسلامی ممالک ہیں۔ آبادی کے اعتبار سے انڈونیشیا دنیا کا اب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ ان ممالک کو دفاع اور ثقافت سمیت دیگر شعبوں میں بھی ایک دوسرے کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔
- پاکستان کی ان ممالک کے ساتھ ترجیحی تجارتی معاہدوں کے بعد اب دوطرفہ تجارت بڑھ کر 3 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ ممالک نہ صرف دیرینہ دوست ہیں، بلکہ معیشت کے حوالے سے بھی پاکستان کے بہترین شراکت دار ہیں۔

س4: پاکستان کے ایران کے ساتھ تعلقات پر نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج: **پاکستان اور ایران کے تعلقات**

سفارتی تعلقات:

ایران کے پاکستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات ہیں۔ ایران پہلا ملک تھا جس نے پاکستان کو تسلیم کیا۔ ایران اور پاکستان کے برادرنہ تعلقات صدیوں پرانے تاریخی تہذیبی، مذہبی اور ثقافتی رشتوں پر استوار ہیں۔

مشترکہ سرحد:

قریباً 909 کلومیٹر لمبی مشترکہ سرحد نے بھی دونوں ممالک کو ہمسائیگی کے رشتوں کی لڑی میں پرو کر رکھا ہوا ہے۔

اسلامی انقلاب:

پاکستان نے ایران میں آنے والے 1979ء کے اسلامی انقلاب کی حمایت کی۔

مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی حمایت:

ایران کا کشمیر کے موقف پر پاکستان کا بھرپور ساتھ دینا بھی دونوں ممالک کو قریب لانے میں مددگار رہو ہے۔ پاکستان اور ایران کی سلامتی اور ترقّی ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے

یکساں پالیسی:

دونوں ممالک معاشی ترقّی کے لیے دہشت گردی اور توانائی بحران سے مشترکہ طور پر نمٹنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔

سی پیک (CPEC):

ایران بھی سی پیک (CPEC) کے ذریعے سے چین اور سنٹرل ایشیا کے ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات میں دل چسپی رکھتا ہے۔

س5: پاکستان کے ترکی کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔ (مشقی سوال نمبر 3)(K.B+A.B)

ج: **پاکستان اور ترکی کے تعلقات**

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

تعارف:

ترکی اور پاکستان کے درمیان گہرے، لازوال اور بے مثال تعلقات دونوں ممالک کے عوام کے لیے ایک ایسا اثاثہ ہیں جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ موجودہ دور میں اس قسم کے تعلقات کی دنیا میں کہیں بھی نظیر نہیں ملتی۔ یہ دونوں ممالک یک جان دو قالب ہیں۔

برادرانہ تعلقات:

دنیا میں ترقی ایسا ملک ہے، جہاں پاکستان اور پاکستان باشندوں کو اتنی عزت اور احترام حاصل ہے کہ پاکستانی یہاں پر اپنے پاکستانی ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔

علاقائی تعاون برائے ترقی (RCD):

ترکی، پاکستان اور ایران نے مل کر ایک تنظیم علاقائی تعاون برائے ترقّی یعنی آر سی ڈی 1964ء میں قائم کی تاہم 1979ء میں اس کی سرگرمیاں ختم ہوگئیں۔

اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO):

اس کی جگہ 1985ء میں اقتصادی تعاون کی تنظیم یا ای سی ڈی او (ECO) قائم کی گئی۔ اقتصادی تعاون کی تنظیم یا ای سی او میں 10 ایشیائی ممالک پاکستان، ایران، ترکی، افغانستان، آزربائیجان، قازقستان، کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان اور ازبکستان شامل ہیں۔ ای سی او کا صدر دفتر ایران کے دارالحکومت تہران میں واقع ہے۔ اس تنظیم کا مقصد یورپی اقتصادی اتحاد (European Union) کی طرح اشیا اور خدمات کے لیے واحد مارکیٹ تشکیل دینا ہے۔

زلزلہ زدگان کی امداد:

2005ء میں پاکستان میں شدید زلزلہ آیا تو ترک باشندوں نے دل کھول کر زلزلہ متاثرین کے لیے عطیات دیے۔ ترک ڈاکٹروں، نرسوں اور طبی عملے اور امدادی تنظیموں نے اپنے آرام و سکون کی پروا کیے بغیر زلزلے سے متاثرہ افراد کی دیکھ بھال اور مدد کی۔

مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی حمایت:

مسئلہ کشمیر کے حل میں مددگار ہونے اور بین الاقوامی پلٹ فارم پر پاکستان کا بھرپور ساتھ دینے کے لحاظ سے شاید ہی کسی اور ملک نے پاکستان کی اس قدر کھل کر حمایت کی ہو، جس قدر ترکی نے ہے۔

س6: **پاکستان کے لیبیا، مصر اور شام کے ساتھ تعلقات پر نوٹ لکھیں۔** (K.B)

ج: **پاکستان کے لیبیا، مصر اور شام کے ساتھ تعلقات**

برادرانہ تعلقات:

پاکستان نے لیبیا، مصر اور شام کے ساتھ ہمیشہ برادرانہ تعلقات کو فروغ دیا ہے۔

1971ء کی پاک، بھارت جنگ:

1971ء کی پاک بھارت جنگ میں لیبیا، مصر اور شام نے پاکستان کے ساتھ بے حد ہمدردانہ رویہ رکھا۔ ان ممالک نے پاکستان کو مالی، اخلاقی اور سیاسی مدد دی، جس سے پاکستان اور ان ممالک کے وام کے درمیان جذباتی لگاؤ مزید بڑھا۔

پاکستان کی مالی امداد:

پاکستان کی فوجی قوت بڑھانے میں بھی ان ممالک نے پاکستان کی کئی بار مدد کی ہے اور سرمایہ فراہم کا، تاکہ اسلام کا قلعہ پاکستان ایک مضبوط ملک بن سکے۔

www.ilmkidunya.com

اسلامی سربراہی کانفرنس:

1974ء کی اسلامی سربراہی کانفرنس میں ان ممالک کے سربراہان نے شرکت کی

پاکستانیوں سے یکجہتی:

پاکستانیوں سے اپنی محبت کا اظہار کیا۔ ان ممالک نے اقوامِ متحدہ میں بھی پاکستان کا ساتھ دیا۔

عرب اسرائیل جنگ:

پاکستان نے بھی عرب اسرائیل جنگ میں ان ممالک کی ہر ممکن مدد کی۔

مسئلہ کشمیر پر پاکستان کی حمایت:

مسئلہ کشمیر پر بھی ان ممالک نے پاکستان کے موقف کی ہمیشہ حمایت کی ہے۔

حرفِ آخر:

پاکستان اور ان ممالک کے درمیان کئی زرعی، صنعتی اور دفاعی منصوبوں میں تعاون جاری ہے۔

س7: پاکستان کے فلسطین کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔ (U.B+K.B+A.B)

ج: **پاکستان اور فلسطین کے تعلقات**

اسرائیل کا قیام:

1948ء میں مغربی ممالک کے ایما پر فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کے نام سے ایک ریاست قائم ہوئی۔ فلسطینیوں کے لیے یہ بات تشویش ناک تھی، مگر اسرائیل نے اپنے علاقے پھیلانے شروع کر دیے۔ مسلمان ممالک خصوصاً عرب ممالک فلسطین کے بچاؤ کے لیے سرگرمِ عمل ہو گئے۔

عرب، اسرائیل جنگ:

کئی مرتبہ اسرائیل اور عربوں کے مابین باقاعدہ جنگ ہوئی، مگر عربوں کے درمیان اتحاد کی کمی اور دیگر وجوہات کی بنا پر عرب ممالک کامیاب نہ ہو سکے، اس طرح یروشلم سمیت اہم علاقے اسرائیل کے کنٹرول میں چلے گئے۔

مسئلہ فلسطین:

فلسطین کا مسئلہ ایک سنگین صورت اختیار کر گیا۔ اب بھی اقوامِ متحدہ، اسلامی دنیا اور بڑی طاقتوں کی طرف سے آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

فلسطین کی آزادی:

پاکستان نے فلسطین کے مسلمانوں کے حقوق کے لیے ہر عالمی فورم پر بات کی اور عالمی برادری کی توجہ اس مسئلے کی جانب دلائی۔ پاکستان ہمیشہ اس مسئلہ کے حل کے لیے کوشاں رہا ہے۔

اسرائیل کو تسلیم نہ کرنا:

پاکستان نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا۔

فلسطین کی امداد:

فلسطینیوں کے لیے اقوامِ متحدہ کے فنڈ میں پاکستان نے ہمیشہ خطیر رقم جمع کرائی۔

عرب ممالک کی حمایت:

عرب ممالک اور اسرائیل کے درمیان جنگوں میں پاکستان نے عربوں کی ہر ممکن سیاسی اور اخلاقی مدد کی۔

اسلامی سربراہی کانفرنس کی رکنیت:

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

تنظیم آزادیِ فلسطین کو اسلامی سربراہی کانفرنس کی رکنیت دلانے میں پاکستان نے بنیادی کردار ادا کیا۔

حاصلِ کلام:

موجودہ فلسطینی ریاست کے ساتھ پاکستان کے بہترین تعلقات قائم ہیں اور پاکستان فلسطینیوں کے موقف کی مکمل حمایت کرتا ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا قیام کب عمل میں آیا؟ (K.B)

جواب: **اسلامی کانفرنس کی تنظیم**

1969ء میں جب اسرائیلیوں نے مسجدِ اقصیٰ کو آگ لگائی تو دنیا بھر کے مسلمانوں میں غم وغصے کی لہر دوڑ گئی۔ اس کے بعد مسلم ممالک کے نمائندے مراکش کے شہر رباط میں اکٹھے ہوئے۔ اس اجلاس میں پاکستان نے اسلامی کانفرنس کے نام سے ایک مستقل تنظیم کی تشکیل کی تجویز پیش کی، جس کی تمام اسلامی ممالک نے حمایت کی۔ اس طرح 1969ء میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم (O.I.C) ک قیام عمل میں آیا۔ اس کا صدر دفتر جدہ (سعودی عرب) میں ہے۔

سوال 2: اسلامی کانفرنس کی تنظیم (OIC) کے کوئی سے دس رکن ممالک کے نام لکھیں۔ (U.B)

جواب: **اسلامی کانفرنس کی تنظیم (OIC) کے رکن ممالک**

اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے رکن ممالک کے نام درج ذیل ہیں:

- پاکستان
- سعودی عرب
- مراکش
- ایران
- عراق
- ترکی
- لیبیا
- انڈونیشیا
- ملیشیا
- مصر

سوال 3: دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس کب اور کہاں منعقد ہوئی؟ (U.B)

جواب: **دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس**

دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس 1974ء میں لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس میں پاکستان نے میزبانی کے فرائض ادا کیے۔ اس کانفرنس کو منعقد کرنے میں ذوالفقار علی بھٹو، شاہ فیصل، معمر قذافی، حافظ الاسد، شیخ زید بن سلطان اور انور سادات نے مرکزی کردار ادا کیا۔ لاہور کے تاریخی شہر میں 40 اسلامی ممالک کے نمائندوں کے علاوہ مؤتمر عالم اسلامی (Word Muslim Congress)، تحریک آزادیِ فلسطین اور عرب لیگ کے وفود نے شرکت کی۔

سوال 4: پاکستان اور سعودی عرب کے تعلقات کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

جواب: **پاک، سعودی تعلقات**

www.ilmkidunya.com

ابتدا سے ہی پاکستان کے سعودی عرب کے ساتھ قریبی تعلقات قائم ہیں۔ سعودی عرب نے بھی ہمیشہ پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ شاہ فیصل پاکستان کو اپنا دوسرا گھر قرار دیا کرتے تھے۔ سعودی عرب نے بین الاقوامی سیاست میں ہمیشہ پاکستانی مؤقف کی تائید کی ہے۔ اسلام آباد کی فیصل مسجد سعودی عرب کے ساتھ پاکستانی عوام کے تعلقات کی مظہر ہے۔ سعودی عرب نے مسئلہ کشمیر پر ہمیشہ پاکستانی مؤقف کی حمایت اور کشمیری مسلمانوں کے حق خودارادیت کے لیے آواز اُٹھائی ہے۔ تمام بین الاقوامی معاملات پر دونوں ریاستوں کے مؤقف میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ دورِ حاضر میں بھی پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان برادرانہ تعلقات ہیں۔

سوال 5: پاکستان کے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے ساتھ تعلقات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

جواب:

پاکستان کے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے ساتھ تعلقات

پاکستان کے انڈونیشیا اور ملائیشیا کے ساتھ بھی قریبی برادرانہ تعلقات ہیں۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا جنوب مشرقی ایشیا میں واقع اسلامی ممالک ہیں۔ آبادی کے اعتبار سے انڈونیشیا دنیا کا اب سے بڑا اسلامی ملک ہے۔ ان ممالک کو دفاع او ثقافت سمیت دیگر شعبوں میں بھی ایک دوسرے کا بھرپور تعاون حاصل ہے۔ پاکستان کی ان ممالک کے ساتھ ترجیحی تجارتی معاہدوں کے بعد اب دوطرفہ تجارت بڑھ کر 3 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکی ہے جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ ممالک نہ صرف دیرینہ دوست ہیں، بلکہ معیشت کے حوالے سے بھی پاکستان کے بہترین شراکت دار ہیں۔

سوال 6: پاکستان اور ایران کے تعلقات پر مختصر نوٹ لکھیں۔ (U.B)

جواب:

پاک، ایران تعلقات

ایران کے پاکستان کے ساتھ برادرانہ تعلقات ہیں۔ ایران پہلا ملک تھا جس نے پاکستان کو تسلیم کیا۔ ایران اور پاکستان کے برادرنہ تعلقات صدیوں پرانے تاریخی تہذیبی، مذہبی اور ثقافتی رشتوں پر استوار ہیں۔ قریباً 909 کلومیٹر لمبی مشترکہ سرحد نے بھی دونوں ممالک کو ہمسائیگی کے رشتوں کی لڑی میں پرو کر رکھا ہوا ہے۔ دونوں ممالک معاشی ترقّی کے لیے دہشت گردی اور توانائی بحران سے مشترکہ طور پر نمٹنے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ ایران بھی سی پیک (CPEC) کے ذریعے سے چین اور سنٹرل ایشیا کے ممالک کے ساتھ تجارتی تعلقات میں دلچسپی رکھتا ہے۔

سوال 7: پاکستان اور ترکی کے تعلقات کے متعلق لکھیں۔ (U.B)

جواب:

پاک، ترکی تعلقات

ترکی اور پاکستان کے درمیان گہرے، لازوال اور بے مثال تعلقات دونوں ممالک کے عوام کے لیے ایک ایسا اثاثہ ہیں جس پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے۔ موجودہ دور میں اس قسم کے تعلقات کی دنیا میں کہیں بھی نظیر نہیں ملتی۔ یہ دونوں ممالک یک جان دو قالب ہیں۔ دنیا میں ترقی ایسا ملک ہے، جہاں پاکستان اور پاکستان باشندوں کو اتنی عزت اور احترام حاصل ہے کہ پاکستانی یہاں پر اپنے پاکستانی ہونے پر فخر محسوس کرتے ہیں۔ ترکی، پاکستان اور ایران نے مل کر ایک تنظیم علاقائی تعاون برائے ترقّی یعنی آر سی ڈی 1964ء میں قائم کی تاہم 1979ء میں اس کی سرگرمیاں ختم ہو گئیں۔

سوال 8: مسئلہ فلسطین سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:

مسئلہ فلسطین

1948ء میں مغربی ممالک کے ایما پر فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کے نام سے ایک ریاست قائم ہوئی۔ فلسطینیوں کے لیے یہ بات تشویش ناک تھی، مگر اسرائیل نے اپنے علاقے پھیلانے شروع کر دیے۔ مسلمان ممالک خصوصاً عرب ممالک فلسطین کے بچاؤ کے لیے سرگرم عمل ہو گئے۔ کئی مرتبہ اسرائیل اور عربوں کے مابین باقاعدہ جنگ ہوئی، مگر عربوں کے درمیان اتحاد کی کمی اور دیگر وجوہات کی بنا پر عرب ممالک کامیاب نہ ہو سکے، اس طرح یروشلم سمیت اہم علاقے اسرائیل کے کنٹرول میں چلے گئے۔ فلسطین کا مسئلہ ایک سنگین صورت اختیار کر گیا۔ اب بھی اقوامِ متحدہ، اسلامی دنیا اور بڑی طاقتوں کی طرف سے آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے کوششیں جاری ہیں۔

www.ilmkidunya.com

سوال9: اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کا کیا مقصد ہے؟ (U.B)

جواب: **اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کا مقصد**

اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) 1985ء میں قائم کی گئی اس کا صدر دفتر ایران کے دارالحکومت تہران میں واقع ہے۔ اس تنظیم کا مقصد یورپی اقتصادی اتحاد کی طرح اشیا اور خدمات کے لیے واحد مارکٹ تشکیل دینا ہے۔

سوال10: اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کے رکن ممالک کے نام بتائیں۔ (U.B)

جواب: **اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کے رکن ممالک**

اقتصادی تعاون کی تنظیم کے دس رکن ممالک ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:

- پاکستان
- ایران
- ترکی
- افغانستان
- آذربائیجان
- قازقستان
- کرغزستان
- تاجکستان
- ترکمانستان
- ازبکستان

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **اسرائیلیوں نے مسجد اقصیٰ کو آگ لگائی:** (K.B)

(الف) 1960ء (ب) 1969ء (ج) 1971ء (د) 1991ء

2۔ **اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا قیام عمل میں آیا:** (K.B)

(الف) 1969ء (ب) 1979ء (ج) 1989ء (د) 1999ء

3۔ **اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا صدر دفتر ہے:** (K.B)

(الف) سعودی عرب (ب) ایران (ج) پاکستان (د) ترکی

4۔ **اسلامی کانفرنس کی تنظیم کا پہلا اجلاس منعقد ہوا:** (K.B)

(الف) رباط (ب) تہران (ج) جدہ (د) انقرہ

5۔ **دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس 1974ء میں منعقد ہوئی:** (K.B)

(الف) مراکش (ب) ڈھاکہ (ج) لاہور (د) فلسطین

6۔ **انڈونیشیا اور ملائیشیا واقع ہیں:** (U.B)

www.ilmkidunya.com

(الف) جنوب مشرقی ایشیا　(ب) جنوب مغربی ایشیا　(ج) جنوب مغربی یورپ　(د) شمالی امریکہ

7۔ آبادی کے اعتبار سے دنیا کا سب سے بڑا اسلامی ملک ہے: (U.B)

(الف) پاکستان　(ب) ملائیشیا　(ج) انڈونیشیا　(د) ترکی

8۔ پاکستان اور ایران کی مشترکہ سرحد کی لمبائی ہے: (K.B)

(الف) 600 کلومیٹر　(ب) 909 کلومیٹر　(ج) 1050 کلومیٹر　(د) 1600 کلومیٹر

9۔ ایران میں اسلامی انقلاب آیا: (K.B)

(الف) 1978ء　(ب) 1979ء　(ج) 1980ء　(د) 1981ء

10۔ علاقائی تعاون برائے ترقی (RCD) قائم ہوئی: (K.B)

(الف) 1960ء　(ب) 1962ء　(ج) 1963ء　(د) 1964ء

11۔ اقتصادی تعاون کی تنظیم یا (ECO) قائم کی گئی: (K.B)

(الف) 1980ء　(ب) 1982ء　(ج) 1985ء　(د) 1987ء

12۔ علاقائی تعاون برائے ترقی (RCD) کی سرگرمیاں ختم ہو گئیں: (K.B)

(الف) 1975ء　(ب) 1977ء　(ج) 1979ء　(د) 1981ء

13۔ مغربی ممالک کی ایما پر اسرائیلی ریاست قائم ہوئی: (K.B)

(الف) 1947ء　(ب) 1948ء　(ج) 1949ء　(د) 1950ء

14۔ کس اسلامی ملک نے آج تک اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا؟ (K.B)

(الف) پاکستان　(ب) ترکی　(ج) دوبئی　(د) اردن

15۔ اقتصادی تعاون کے ممبران کی تعداد ہے: (K.B)

(الف) 5　(ب) 10　(ج) 15　(د) 20

16۔ اقتصادی تعاون کی تنظیم کا صدر دفتر ہے: (K.B)

(الف) لاہور　(ب) تہران　(ج) انقرہ　(د) جدہ

پاکستان کے سارک ممالک کے ساتھ تعلقات

(Pakistan's Relations with SAARC Countries)

تفصیلی سوالات

س1: سارک کے قیام کے مقاصد پر تفصیلاً روشنی ڈالیں۔ (K.B)

ج: **سارک کا قیام اور مقاصد**

سارک:

www.ilmkidunya.com

سارک (SAARC) (South Asian Association for Regional Cooperation) جنوبی ایشیا کے ممالک کی تنظیم برائے علاقائی تعاون ہے۔ جس کے قیام کا خیال بنگلہ دیش کے سابق وزیراعظم جناب ضیاء الرحمن نے 1980ء میں پیش کیا۔

سارک تنظیم کا قیام:

1985ء میں اس تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔اس تنظیم کا بنیادی مقصد رکن ممالک کے درمیان باہمی تعاون کو فروغ دینا ہے۔

سارک ممالک :

اس تنظیم میں درج ذیل ممالک شامل ہیں:

1۔پاکستان　2۔بھارت　3۔بنگلہ دیش　4۔سری لنکا

5۔نیپال　6۔مالدیپ　7۔بھوٹان　8۔افغانستان

سارک تنظیم کے مقاصد:

اس تنظیم کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

اجتماعی خود انحصاری کو بڑھانا:

جنوبی ایشیا کے ممالک کے درمیان اجتماعی خود انحصاری کو بڑھانا اور مضبوط کرنا۔

معاشی، ثقافتی اور سائنسی شعبوں میں تعاون:

سارک رکن ممالک کے درمیان معاشی، ثقافتی ٹیکنالوجی اور سائنسی میدانوں میں باہمی تعاون اور مدد کو فروغ دینا۔

مشترکہ موٴقف:

باہمی دلچسپی کے موضوعات پر مشترکہ موٴقف اختیار کرنا۔

باہمی تعاون کو فروغ دینا:

تنظیم نے باہمی تعاون کے فروغ کے لیے گیارہ شعبوں کا تعین کیاجو درج ذیل ہیں:

- ٹیلی کمیونیکیشن
- میٹرولوجی
- ٹرانسپورٹ
- جہاز رانی
- سیاحت
- زرعی تحقیق
- مشترکہ باہمی منصوبوں کا قیام
- سائنسی
- تکنیکی
- تعلیمی میدان
- مشترکہ باہمی منصوبوں کو فروغ

کھیلوں کا انعقاد:

سارک ممالک کے درمیان کئی طرح کے سمجھوتے کیے گئے اورعلاقائی بنیادوں پر بہت فوائد حاصل ہوئے مثلاً سارک کھیلوں کا انعقاد کرانا، جس کے نتیجے میں آٹھوں ممالک کے کھلاڑی ہرسال ان کھیلوں میں شرکت کرکے باہمی تعاون کو فروغ دے رہے ہیں۔

نیوکلیائی تنصیبات اور فضائی سروس :

نیوکلیائی تنصیبات اور فضائی سروس کے معاہدے ہوئے۔

حاصل کلام:

www.ilmkidunya.com

سارک تنظیم جنوبی ایشیا کے تمام ممالک پر مشتمل ہے جس کے قیام کا مقصد جنوبی ایشیا کو غربت سے پاک کرنا اور جنوبی ایشیا کو ترقی یافتہ ممالک کی صف میں لاکھڑا کرنا ہے اس تنظیم کا مقصد یہ بھی ہے کہ جنوبی ایشیائی ممالک آپس میں تجارت کو فروغ دیں اور آپس کے معاملات کو خوشگوار کریں تاکہ جنوبی ایشیاء میں امن کی فضا ہو سکے۔

س2: پاکستان کے سارک ممالک کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔ (K.B)

ج:

پاکستان کے سارک ممالک کے ساتھ تعلقات

سارک:

سارک (South Asian Association for Regional Cooperation) (SAARC) جنوبی ایشیاء کے ممالک کی تنظیم برائے علاقائی تعاون ہے۔ جس کے قیام کا خیال بنگلہ دیش کے سابق وزیراعظم جناب ضیاء الرحمن نے 1980ء میں پیش کیا۔

پاکستان کے جن سارک ممالک کے ساتھ تعلقات ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

- بنگلہ دیش
- سری لنکا
- نیپال
- مالدیپ
- بھوٹان

پاکستان اور بھارت

ہمسایہ ملک:

بھارت، پاکستان کے مشرق میں واقع ہے۔ اس کا دارالحکومت دہلی ہے اور اس میں پارلیمانی نظام رائج ہے۔ جنوبی ایشیا کی علاقائی تعاون کی تنظیم "سارک" کے دائرہ میں دونوں ممالک میں تعاون بڑھانے کی کی کوششیں کی گئیں۔ پاکستان نے ہمیشہ اختلافی امور کو مذاکارات کے ذریعے سے حل کرنے پر زور دیا۔

دوطرفہ تعلقات:

پاکستان اور بھارت کے تعلقات ہمیشہ سے ہی اتار چڑھاؤ کا شکار رہے ہیں جس کی وجہ سے دوطرفہ تعلقات کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ نہ نکل سکا۔ پاکستان ہمیشہ سے اختلافی امور کو حل کرنے کے لیے بھارت کو مذکرات کی دعوت دیتا رہا ہے لیکن بھارت ہمیشہ نظر انداز کرتا رہا ہے۔

پاک، بھارت وزرا اعظم کی ملاقات:

1988ء میں "سارک" کانفرنس کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کو ملنے کا موقع ملا،

جوہری مراکز کی حفاظت:

جس میں ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس معاہدے کے مطابق دونوں ممالک ایک دوسرے کے جوہری مراکز پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہوئے۔

باہمی تجارت:

سارک تنظیم کے تحت 1990ء کے بعد پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری ہوئی۔ باہمی تجارت اور لوگوں کی آمدورفت بڑھی۔ یہ تعلقات بھی ایک حد سے آگے نہ بڑھ سکے۔

سارک کانفرنس 2004ء:

www.ilmkidunya.com

جنوری 2004ء میں سارک کانفرنس (اسلام آباد) کے دوران میں صدرِ پاکستان اور بھارت کے وزیرِاعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے اور کئی سمجھوتے طے پائے اور باہمی مسائل کو حل کرنے کے لیے مذاکرات جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔

مسئلہ کشمیر:

مسئلہ کشمیر دونوں ممالک کے مابین کشیدہ تعلقات کی بنیادی وجہ ہے۔ بھارت مسئلہ کشمیر کو منصفانہ طور پر حل نہیں کرنا چاہتا۔ پاکستان اب بھی اپنے اس منصفانہ موقف پر قائم ہے کہ مسئلہ کشمیر اقوامِ متحدہ کی منظور کی ہوئی قراردادوں کے مطابق مظلوم کشمیریوں کی رائے کے ذریعے سے حل کیا جائے۔

حرفِ آخر:

سارک کے رکن ممالک نے پاکستان اور بھارت کے مابین مسئلہ کشمیر اور پانی جیسے بنیادی تنازعے کے حل میں ہمیشہ موثر کردار ادا کیا ہے، لیکن بھارت ہمیشہ رکاوٹوں کا باعث بنا ہے، جس کی وجہ سے یہ مسئلہ ابھی تک حل طلب ہے اور دونوں ممالک کے تعلقات میں بڑی رکاوٹ ہے۔

پاکستان اور بنگلہ دیش

سارک اجلاس:

1985ء میں سارک کا پہلا سربراہی اجلاس اور 1993ء میں سارک کا ساتواں سربراہی اجلاس بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں منعقد ہوا۔ ان اجلاسوں میں سارک ممالک کے درمیان تجارت کو فروغ دینے کے لیے بہت سے اقدامات اٹھائے گئے۔

ٹریکٹروں کا معاہدہ:

1993ء میں پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان ٹریکٹروں کا ایک معاہدہ طے پایا، جس کی رو سے پاکستان نے بنگلہ دیش کو ٹریکٹر فراہم کیے۔

سارک کا چیئرپرسن:

2005ء میں سارک کی تیرھویں سربراہی کانفرنس ڈھاکہ میں منعقد ہوئی، جس میں بنگلہ دیش کی وزیرِاعظم خالدہ ضیاء کو اگلے سال کے لیے سارک کا چیئرپرسن منتخب کیا گیا۔

علاقائی تعاون اور ترقی:

سارک کے تیرھویں اجلاس میں پاکستان نے متنازعہ امور کو حل کرنے پر زور دیا اور علاقائی تعاون اور ترقی کے لیے کشمیر کے مسئلے کے حل کو ناگزیر قرار دیا۔

حرفِ آخر:

بنگلہ دیش سے ہمارے اچھے تعلقات ہیں، لیکن ان تعلقات میں اُتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ ان تعلقات میں بہتری آرہی ہے۔ پاکستان اور بنگلہ دیش کے درمیان تجارت تعلقات بھی قائم ہیں۔ دونوں ممالک کے تجارتی حجم میں بھی آہستہ آہستہ اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان اور سری لنکا

تجارتی تعلقات:

پاکستان اور سری لنکا کے درمیان تجارتی تعلقات کافی مضبوط ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان کھیلوں کے مقابلے بھی ہوتے رہتے ہیں۔

سارک اجلاس 1991ء:

www.ilmkidunya.com

سارک کا چھٹا سربراہی 1991ء میں سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ایشیا میں تخریب کاری اور تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحانات پر قابو پانے کے لیے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔

پائیدار امن کا قیام:

پاکستان کے وزیرِاعظم میاں محمد نواز شریف نے اس خِطے میں پائیدار امن کے قیام، اقوامِ متحدہ کے چارٹر کی پابندی اور ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمے کی تجاویز دیں۔

سارک اجلاس 1998ء:

1998ء میں سارک کا بیسواں سربراہی اجلاس لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں بھارت کے وزیرِاعظم اٹل بہاری واجپائی اور میاں محمد نواز شریف کے درمیان ملاقات ہوئی، جس کی بنا پر واجپائی نے لاہور کا دورہ کیا۔ سارک ممالک نے غربت کے خاتمے اور باہمی تعاون کو فروغ دینے پر زور دیا۔

جنگی سامان اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے آلات کی فراہمی:

پاکستان اور سری لنکا کے تعلقات میں کافی گرم جوشی پائی جاتی ہے اور دونوں ممالک کے درمیان تجارتی تعلقات کافی مضبوط ہیں۔ پاکستان نے سری لنکا کو تامل ٹائیگرز کے خلاف خانہ جنگی میں جنگی سامان اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کے آلات فراہم کیے۔

وزیرِاعظم پاکستان کا سری لنکا کا دورہ:

2016ء کے شروع میں وزیرِاعظم پاکستان نے سری لنکا کا دورہ کیا۔ اس دوران میں دونوں ممالک کے درمیان دفاع، سلامتی، انسدادِ دہشت گردی، تجارت اور سائنس و ٹیکنالوجی کے شعبوں سے متعلق کئی معاہدوں اور مفاہمت کی یادداشتوں پر دستخط ہوئے۔

حاصلِ کلام:

پاکستان اور سری لنکا کے درمیان انتہائی قریبی تعلقات ہیں، دونوں ممالک ایک دوسرے کی سالمیت کا نہ صرف احترام کرتے ہیں، بلکہ ایشیا میں امن کے حوالے سے یکساں موقف بھی رکھتے ہیں۔

پاکستان اور نیپال

سفارتی تعلقات:

سارک کے حوالے سے پاکستان کے نیپال سے تجارتی تعلقات کافی حوصلہ افزا ہیں اور مختلف وفود کے تبادلے ہوتے رہتے ہیں۔

مشترکہ اقتصادی کمیشن کا قیام:

پاکستان اور نیپال کے مشترکہ اقتصادی کمیشن کے قیام کا معاہدہ 1983ء میں طے پایا۔ دونوں ممالک نے تجارت، زراعت اور سیاحت کے علاوہ توانائی کے شعبے میں معلومات کے تبادلے سمیت اہم پیش رفت کی ہے۔

یکساں پالیسی:

دونوں ممالک متعدد علاقائی اور عالمی مسائل پر یکساں مؤقف رکھتے ہیں۔ پاکستان نیپال کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات کو بڑھانے کا خواہاں ہے اور تجارتی اور اقتصادی شعبوں میں تعاون کے نئے راستے تلاش کرنا چاہتا ہے۔ اس وقت دونوں ممالک کے درمیان تجارت، زراعت، تعلیم، توانائی، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور دیگر شعبوں میں تعاون جاری ہے۔

www.ilmkidunya.com

اقتصادی اور تجارتی تعاون:

پاکستان اور نیپال کے قریبی اور دوستانہ تعلقات کو اقتصادی اور تجارتی تعاون میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ دو طرف تجارت کو وسعت دینے کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔

پاکستان اور جمہوریہ مالدیپ

تعارف:

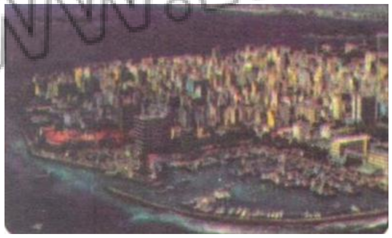

مالدیپ کے جزائر کا خوب صورت منظر

جمہوریہ مالدیپ، جزائر پر مشتمل ایک ریاست ہے۔ یہاں قریباً 200 جزیرے ایسے ہیں، جن پر انسانی آبادی موجود ہے۔ مالدیپ کا دارالحکومت مالے ہے جہاں پورے ملک کی 80 فی صد آبادی قیام پذیر ہے۔ جمہوریہ مالدیپ اگرچہ ایک چھوٹا ملک ہے مگر اس کا خوب صورت محلِ وقوع اور بحرِ ہند اور بحیرہ عرب کے سنگم پر واقع ہونا بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس کے ایک طرف بھارت اور دوسری طرف سری لنکا ہے۔ جمہوریہ مالدیپ کے حکمرانوں اور عوام کی پاکستان سے محبت اور علاقائی و عالمی امور پر یکساں موقف قابلِ تحسین ہے۔ جمہوریہ مالدیپ کے پاکستان سے تعلقات ہمیشہ سے مثالی رہے ہیں۔

سارک اجلاس:

1990ء میں سارک کی پانچویں سربراہی کانفرنس جمہوریہ مالدیپ کے دارالحکومت مالے میں منعقد ہوئی۔ جمہوریہ مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم نے میزبانی کے فرائض انجام دیے۔ پاکستانی وفد کی قیادت وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے کی۔ کویت سے عراق کی فوج کی واپسی اور سمگلنگ کی روک تھام پر زور دیا گیا۔

اہم پیشے:

جمہوریہ مالدیپ کے عوام کا اہم پیشہ ماہی گیری ہے۔ یہاں سے گھونگھے اور سیپیاں اکٹھی کر کے دوسرے ممالک کو بھیجی جاتی ہیں۔

مالدیپ کے صدر کا دورہ پاکستان:

2015ء میں مالدیپ کے صدر عبداللہ یامین عبدالقیوم نے پاکستان کا دورہ کیا۔ اس دوران میں دونوں ممالک کے درمیان کئی معاہدات ہوئے، جن میں منشیات کی سمگلنگ کی روک تھام، کھیل، صحت، تجارت اور تعلیم کے شعبے وغیرہ شامل تھے۔

فرینڈلی پالیسی:

موجودہ دور میں مالدیپ، پاکستان کی انوسٹمنٹ فرینڈلی پالیسی سے بدلتے ہوئے اقتصادی حالات اور پاک مالدیپ دوستی سے استفادہ کر سکتا ہے، جب کہ مختلف اقتصادی اور سماجی شعبوں میں دونوں ممالک ایک دوسرے کے ساتھ خیر سگالی کے جذبات کے ساتھ مزید آگے بڑھ سکتے ہیں۔

پاکستان اور بھوٹان

تعارف:

www.ilmkidunya.com

پاکستان کے بھوٹان کے ساتھ کافی قریبی تعلقات استوار ہو چکے ہیں۔ اس کے دارالحکومت کا نام تھمفو (Thimphu) ہے جو کہ دریائے تھمفو کے کنارے آباد ہے۔ بھیڑ بکریوں پالنا یہاں کے لوگوں کا ایک اہم پیشہ ہے۔ خواتین کڑھائی کا کام گھروں میں بیٹھ کر کرتی ہیں۔ یہاں مربّہ جات بنانے کی بھی کافی فیکٹریاں ہیں۔ بھوٹان کی سرکاری زبان "ذونگا" (Dzongkha) ہے۔ زیادہ تر عوام کا مذہب بُدھ مَت ہے۔

سارک کانفرنس:

دونوں ممالک کے درمیان وفود کا تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔ 2004ء میں اسلام آباد میں ہونے والی سارک کانفرنس میں بھوٹان نے شرکت کی۔

پاکستان کے وزیرِ اعظم کا دورہ بھوٹان:

اسی سال پاکستان کے وزیرِ اعظم شوکت عزیز نے اپنے وفد کے ساتھ بھوٹان کا سرکاری دورہ کیا اور باہمی دل چسپی کے کئی امور پر بات چیت کی۔ بھوٹان نے سارک کی سرگرمیوں میں ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے۔

بھوٹان کے وزیرِ اعظم کا دورہ پاکستان:

مارچ 2011ء میں بھوٹان کے وزیرِ اعظم نے پاکستان کا دورہ کیا اور پاکستان کے وزیرِ اعظم یوسف رضا گیلانی سے دوطرفہ تعلقات پر بات چیت کی۔ اس دوران میں اقتصادی ترقّی، سرمایہ کاری، تجارت، تعلیم اور ثقافت کے حوالے سے مختلف یادداشتوں پر دستخط کیے گئے۔

پاکستان کی برآمدات:

بھوٹان کے لیے پاکستان کی اہم برآمدات میں کپاس کی گانٹھیں، ٹیکسٹائلز کی اشیا، کھیلوں کا سامان اور چمڑے سے بنی ہوئی اشیا وغیرہ شامل ہیں۔

پاکستان کی درآمدات:

بھوٹان سے پاکستان کی اہم درآمدات میں پٹ سن، ربڑ، بیجوں کا تیل اور مختلف کیمیکلز شامل ہیں۔

پاکستان اور افغانستان

سارک کی رکنیت:

جنوبی ایشیائی علاقائی تعاون کی تنظیم (سارک) نے افغانستان کو 2007ء میں اپنا رکن بنایا تھا۔ اس تنظیم کے جھنڈے تلے پاکستان اور فغانستان نے امن، استحکام، ہم آہنگی اور اس خِطّے کی ترقّی کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔

تمام مسائل کا پُرامن حل:

دونوں ممالک، خود مختیاری اور برابری کے اصولوں، علاقائی سالمیت، قومی آزادی، طاقت کا استعمال نہ کرنے اور تمام مسائل کا پُرامن حل ڈھونڈنے کے حامی ہیں۔

مسئلہ کشمیر پر افغانستان کی حمایت:

افغانستان نے مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے پاکستان کی کوششوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ سارک کے ذریعے سے دونوں ممالک کے معاشی اور تجارتی تعلقات بہتر ہوئے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان سماجی، ثقافتی اور کھیلوں سے متعلق تقاریب کے انعقاد سے تعاون بڑھا ہے۔

حرفِ آخر:

پاکستان اور افغانستان کے سیاسی تعلقات دونوں ممالک کی تجارت کے فروغ پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ پاکستان نے افغانستان کے ساتھ بہت سے شعبوں میں معاہدے کیے ہیں، جن میں تجارت، اقتصادی ترقّی اور تعاون سمیت دیگر اہم شعبے شامل ہیں۔

سوالات کے مختصر جوابات

www.ilmkidunya.com

سوال1: سارک سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب:

سارک

سارک (SAARC) (South Asian Association for Regional Cooperation) جنوبی ایشیا کے ممالک کی تنظیم برائے علاقائی تعاون ہے۔ جس کے قیام کا خیال بنگلہ دیش کے سابق وزیر اعظم جناب ضیاء الرحمن نے 1980ء میں پیش کیا۔

سوال2: سارک کا قیام کب عمل میں آیا؟ (K.B)

جواب:

سارک کا قیام

1985ء میں اس تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ اس تنظیم کا بنیادی مقصد رکن ممالک کے درمیان باہمی تعاون کو فروغ دینا ہے۔

سوال3: سارک کے رکن ممالک کا نام بتائیں۔ (K.B)

جواب:

سارک کے رکن ممالک

اس تنظیم میں درج ذیل ممالک شامل ہیں:

- پاکستان
- بھارت
- بنگلہ دیش
- سری لنکا
- نیپال
- مالدیپ
- بھوٹان
- افغانستان

سوال4: سارک کے مقاصد تحریر کریں۔ (K.B)

جواب:

سارک کے مقاصد

اس تنظیم کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

- جنوبی ایشیا کے ممالک کے درمیان اجتماعی خود انحصاری کو بڑھانا اور مضبوط کرنا۔
- سارک رکن ممالک کے درمیان معاشی، ثقافتی ٹیکنالوجی اور سائنسی میدانوں میں باہمی تعاون اور مدد کو فروغ دینا۔
- باہمی دلچسپی کے موضوعات پر مشترکہ مؤقف اختیار کرنا۔

سوال5: بھارت ہونے والی سارک کانفرنس کے متعلق تحریر کریں۔ (K.B)

جواب:

بھارت میں سارک کانفرنس

1988ء میں "سارک" کانفرنس کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کو ملنے کا موقع ملا، جس میں ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس معاہدے کے مطابق دونوں ممالک ایک دوسرے کے جوہری مراکز پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہوئے۔ سارک تنظیم کے تحت 1990ء کے بعد پاکستان اور بھارت کے تعلقات میں کچھ بہتری ہوئی۔ باہمی تجارت اور لوگوں کی آمدورفت بڑھی۔ یہ تعلقات بھی ایک حد سے آگے نہ بڑھ سکے۔ جنوری 2004ء میں سارک کانفرنس (اسلام آباد) کے دوران میں صدر پاکستان اور بھارت کے وزیرِاعظم کے درمیان مذاکرات ہوئے اور کئی سمجھوتے طے پائے اور باہمی مسائل کو حل کرنے کے لیے مذاکرات جاری رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔

سوال6: 1988ء میں "سارک" کانفرنس کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم نے کون سے معاہدے پر دستخط کیے؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

جواب: **معاہدے پر دستخط**

1988ء میں "سارک" کانفرنس کے موقع پر پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کا موقع ملا جس میں ایک معاہدے پر دستخط ہوئے۔ اس معاہدے کے مطابق دونوں ممالک ایک دوسرے کے جوہری مراکز پر حملہ نہ کرنے کے پابند ہوئے۔

سوال 7: سارک کی تیرھویں سربراہی کانفرنس پر تین جملے تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **سارک کی تیرھویں سربراہی کانفرنس**

2005ء میں سارک کی تیرھویں سربراہی کانفرنس ڈھاکہ میں منعقد ہوئی جس میں بنگلہ دیش کی وزیر اعظم خالدہ ضیاء کو اگلے سال کے لیے سارک کا چیئرپرسن منتخب کیا گیا۔ اس اجلاس میں پاکستان نے متنازعہ امور کو حل کرنے پر زور دیا اور علاقائی تعاون اور ترقی کے لیے کشمیر کے مسئلے کے حل کو ناگزیر قرار دیا۔

سوال 8: سارک کا چھٹا سربراہی اجلاس پر تین جملے تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **سارک کا چھٹا سربراہی اجلاس**

سارک کا چھٹا سربراہی اجلاس 1991ء میں سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ایشیاء میں تخریب کاری اور تشدد کے بڑھتے ہوئے رجحانات پر قابو پانے کے لیے مختلف تجاویز پر غور کیا گیا۔ پاکستان کے وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے اس خطے میں پائیدار امن کے قیام، اقوامِ متحدہ کے چارٹر کی پابندی اور ایٹمی ہتھیاروں کے خاتمے کی تجاویز دیں۔

سوال 9: سارک کی پانچویں سربراہی کانفرنس پر تین جملے تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **سارک کی پانچویں سربراہی کانفرنس**

1990ء میں سارک کی پانچویں سربراہی کانفرنس جمہوریہ مالدیپ کے دارالحکومت مالے میں منعقد ہوئی۔ جمہوریہ مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیقم نے میزبانی کے فرائض انجام دیئے۔ پاکستانی وفد کی قیادت وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کی۔ کویت سے عراق کی فوج کی واپسی اور سمگلنگ کی روک تھام پر زور دیا گیا۔

سوال 10: جمہوریہ مالدیپ کے بارے میں دو سطور لکھیں۔ (K.B)

جواب: **جمہوریہ مالدیپ**

جمہوریہ مالدیپ، جزائر پر مشتمل ایک ریاست ہے۔ یہاں قریباً 200 جزیرے ایسے ہیں جن پر انسانی آبادی موجود ہے۔ مالدیپ کا دارالحکومت مالے ہے جہاں پورے ملک کی 80 فی صد آبادی قیام پذیر ہے۔ جمہوریہ مالدیپ کے عوام کا اہم پیشہ ماہی گیری ہے۔ یہاں سے گھونگھے اور سیپیاں اکٹھی کر کے دوسرے ممالک کو بھیجی جاتی ہیں۔

سوال 11: بھوٹان کے بارے میں تین جملے تحریر کریں۔ (K.B)

جواب: **بھوٹان**

بھوٹان کے دارالحکومتِ کا نام تھمفو (Thimpho) ہے جو کہ دریائے تھِمفو کے کنارے آباد ہے۔ بھیڑ بکریاں پالنا یہاں کے لوگوں کا ایک اہم پیشہ ہے۔ خواتین کڑھائی کا کام گھروں میں بیٹھ کر کرتی ہیں۔ بھوٹان کی سرکاری زبان "ذونگا" (Dzongkha) ہے۔ زیادہ عوام کا مذہب بُدھ مت ہے۔

سوال 12: بھوٹان کے لیے پاکستان کی اہم برآمدات کون کون سی ہیں؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

جواب: **بھوٹان کے لیے پاکستان کی اہم برآمدات**

پاکستان بھوٹان کو درج ذیل اشیا برآمد کرتا ہے:

- کپاس کی گانٹھیں
- ٹیکسٹائلز کی اشیاء
- کھیلوں کا سامان
- چمڑے سے بنی ہوئی اشیاء

سوال 13: بھوٹان سے پاکستان کی اہم درآمدات کون کون سی ہیں؟ (K.B)

جواب: **بھوٹان سے پاکستان کی اہم درآمدات**

پاکستان کی بھوٹان سے اہم درآمدات درج ذیل ہیں:

- پٹ سن
- ربڑ
- بیجوں کا تیل
- مختلف کیمیکلز

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **سارک کا قیام کب عمل میں آیا؟** (K.B)

(الف) 1985 (ب) 1995 (ج) 2000 (د) 2005

2۔ **سارک کے رکن ممالک کی تعداد ہے:** (K.B)

(الف) آٹھ (ب) سات (ج) چھے (د) پانچ

3۔ **سارک کا پہلا سربراہی اجلاس کب ہوا؟** (K.B)

(الف) 1985ء (ب) 1986ء (ج) 1987ء (د) 1988ء

4۔ **سارک کا پہلا سربراہی اجلاس کہاں ہوا؟** (K.B)

(الف) بنگلہ دیش (ب) پاکستان (ج) نیپال (د) بھارت

5۔ **سارک کا ساتواں سربراہی اجلاس کب ہوا؟** (K.B)

(الف) 1985ء (ب) 1993ء (ج) 2005ء (د) 2008ء

6۔ **1993ء میں پاکستان نے بنگلہ دیش کو کتنے ٹریکٹر دینے کا معاہدہ کیا؟** (K.B)

(الف) 200 (ب) 300 (ج) 400 (د) 500

7۔ **سارک کا تیرھواں سربراہی اجلاس کب ہوا؟** (K.B)

(الف) 1985ء (ب) 1993ء (ج) 2005ء (د) 2008ء

8۔ **سارک کا تیرھواں سربراہی اجلاس کہاں ہوا؟** (K.B)

www.ilmkidunya.com

(الف) بنگلہ دیش (ب) پاکستان (ج) نیپال (د) بھارت

9۔ 2005ء کی سارک کانفرنس میں کس خاتون کو اگلے سال کے لیے چیئر پرسن منتخب کیا گیا؟ (K.B)

(الف) بے نظیر بھٹو (ب) خالدہ ضیا (ج) حسینہ واجد (د) اندرا گاندھی

10۔ سری لنکا کے دارالحکومت کا نام ہے: (K.B)

(الف) کھٹمنڈو (ب) مالے (ج) تھمفو (د) کولمبو

11۔ سارک کا چھٹا سربراہی اجلاس کب ہوا؟ (K.B)

(الف) 1985ء (ب) 1991ء (ج) 1993ء (د) 1998ء

12۔ سارک کا چھٹا سربراہی اجلاس کہاں منعقد ہوا؟ (K.B)

(الف) پاکستان (ب) بنگلہ دیش (ج) سری لنکا (د) مالدیپ

13۔ سیٹو کا معاہدہ طے پایا: (K.B)

(الف) 1954ء (ب) 1955ء (ج) 1956ء (د) 1957ء

14۔ ڈونگا سرکاری زبان ہیں: (K.B)

(الف) بھوٹان کی (ب) بنگلہ دیش کی (ج) سری لنکا کی (د) مالدیپ کی

15۔ نیپال کے دارالحکومت کا نام ہے: (K.B)

(الف) مالے (ب) کھٹمنڈو (ج) کولمبو (د) ڈھاکہ

16۔ سارک کا تیسرا سربراہی اجلاس کب ہوا؟ (K.B)

(الف) 1985ء (ب) 1987ء (ج) 1990ء (د) 2002ء

17۔ سارک کا تیسرا سربراہی اجلاس کہاں ہوا؟ (K.B)

(الف) پاکستان (ب) مالدیپ (ج) نیپال (د) بھوٹان

18۔ نیپال میں سارک کا گیارواں سربراہی اجلاس کب ہوا؟ (K.B)

(الف) 1985ء (ب) 1987ء (ج) 1990 (د) 2002ء

19۔ سارک کا گیارواں سربراہی اجلاس کہاں ہوا؟ (K.B)

(الف) پاکستان (ب) مالدیپ (ج) نیپال (د) بھوٹان

20۔ مالدیپ میں قریباً ______ جزیرے ایسے ہیں جن پر انسانی آبادی موجود ہے۔ (K.B)

(الف) 200 (ب) 300 (ج) 400 (د) 500

21۔ مالدیپ کے دارالحکومت کا نام ہے: (K.B)

(الف) آگرہ (ب) مالے (ج) تھمفو (د) کولمبو

22۔ سارک کا پانچواں سربراہی اجلاس کب ہوا؟ (K.B)

(الف) 1985ء (ب) 1987ء (ج) 1990 (د) 2002ء

23۔ سارک کا پانچواں سربراہی اجلاس کہاں منعقد ہوا؟ (K.B)

www.ilmkidunya.com

(الف) پاکستان (ب) مالدیپ (ج) نیپال (د) بھوٹان

24۔ **بھوٹان کے دارالحکومت کا نام ہے:** (K.B)

(الف) تھمفو (ب) اسلام آباد (ج) مالے (د) ڈھاکہ

25۔ **بھوٹان کی سرکاری زبان ہے:** (K.B)

(الف) اُردو (ب) سنسکرت (ج) ذونگا (د) فارسی

پاکستان کے بڑی طاقتوں کے ساتھ تعلقات

(Pakistan's Relation with major world powers)

تفصیلی سوالات

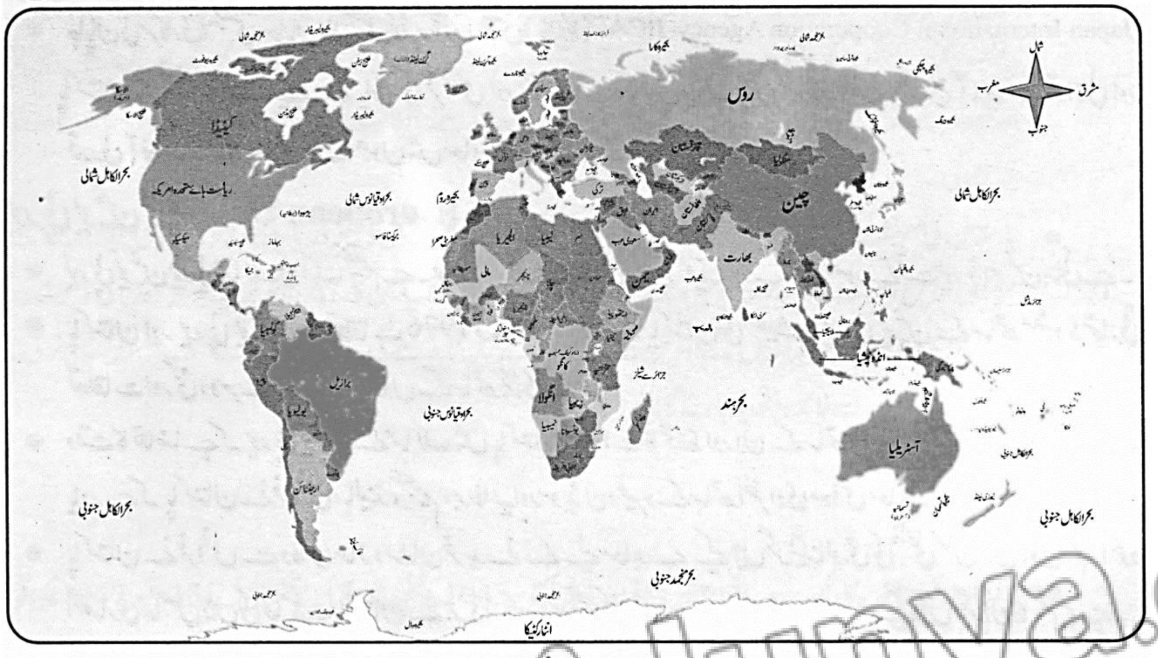

دنیا کا نقشہ ایک نظر میں

س1: **پاکستان اور امریکا کے تعلقات بیان کریں۔** (مشقی سوال نمبر 5)(U.B+K.B)

ج: **<u>پاکستان اور امریکا کے تعلقات</u>**

پاک، امریکا کے تعلقات کی ابتداء:

پاکستان اور امریکا کے تعلقات کی بنیاد قومی سلامتی اور قومی مفادات کا تحفظ ہے۔ پاک امریکا تعلقات کی ابتدا اُس وقت ہوئی، جب امریکی صدر ٹرومین نے پاکستانی وزیر اعظم لیاقت علی خاں کو امریکی دورے کی دعوت دی، جسے انھوں نے قبول کر لیا۔

لیاقت علی خان کا دورہ امریکا:

www.ilmkidunya.com

لیاقت علی خاں نے 1950ء میں امریکا میں اپنے خطابات کے ذریعے سے پاکستان کے قیام کے مقاصد بیان کرنے کے علاوہ پاکستان کی ترقی کی ضروریات بھی بیان کیں۔ ان کا یہ دورہ کامیاب رہا۔

فوجی اور معاشی امداد:

امریکا نے پاکستان کو فوجی اور معاشی امداد دی، جس سے پاکستان کی تعمیر و ترقی کے سفر میں مدد ملی۔

دفاعی معاہدے:

1955ء میں پاکستان نے امریکا اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ دفاعی معاہدے سیٹو پر دستخط کیے

معاہدہ بغداد:

اور 1955ء میں پاکستان معاہدہ بغداد میں بھی ماریکا کے ساتھ اتحادی بن گیا۔ یہ معاہدہ بعد میں سینٹو کہلایا۔ ان معاہدوں کی وجہ سے پاکستان کو فوجی اور معاشی امداد ملی۔ اس سے پاکستان کی دفاعی صلاحیتوں میں اضافہ ہوا۔

پاک، بھارت جنگ:

مگر 1965ء کی پاک بھارت جنگ میں امریکا نے پاکستان کی امداد بند کر دی۔ اس کٹھن وقت میں چین، ایران اور سعودی عرب نے پاکستان کا ساتھ دیا۔

پاک، امریکا تعلقات کا دوسرا دور:

1968ء میں امریکا کے ساتھ پاکستان کے تعلقات بہتر ہوئے، جو کہ 1970ء تک جاری رہے۔

1971ء کی پاک، بھارت جنگ:

1971ء میں جب بھارت نے پاکستان پر حملہ کیا تو امریکا نے خود کو اس سے الگ کر کے پاکستان کا ساتھ نہ دیا، جب کہ روس نے بھارت کا ساتھ دیا۔

روسی جارحیت:

روس نے جب افغانستان پر حملہ کیا تو لاکھوں مہاجرین پاکستان آئے۔ اس موقع پر امریکا اور مغربی طاقتوں نے پاکستان کے ساتھ مل کر افغان عوام کی مدد کی اور روس کو افغانستان سے واپس جانا پڑا۔

دہشت گردی کے خلاف جنگ:

11 ستمبر 2001ء میں امریکا میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات کے بعد امریکا نے افغانستان پر حملہ کر دیا۔ اس جنگ میں پاکستان نے امریکا کا ساتھ دیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان اور امریکا کے تعلقات مزید بہتری کی طرف گامزن ہوئے۔

حاصلِ کلام:

پاکستان اپنی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت کی بنیاد پر عالمی سیاست میں خصوصی مقام رکھتا ہے، اسی لیے عالمی سیاست میں پاکستان کا کردار ہمیشہ فعال رہا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ عالمی سیاست میں پاکستان کی اہمیت میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

س2: پاکستان اور روس کے تعلقات کا جائزہ لیں۔ (U.B+K.B)

ج:

پاکستان اور روس کے تعلقات

سفارتی تعلقات:

جغرافیائی طور پر روس پاکستان کے قریب ہے، مگر پاکستان کے امریکا کے ساتھ دفاعی معاہدوں میں شرکت کے باعث روس کے ساتھ تعلقات میں گرم جوشی نہیں آسکی اور روس کے تعلقات بھارت سے استوار ہوتے چلے گئے۔

www.ilmkidunya.com

تعلقات میں کشیدگی:

روس نے بھارت کی تعمیر وترقی میں قابلِ ذکر کردار ادا کیا، جس کی وجہ سے پاکستان اور روس کے درمیان تعلقات میں بہتری نہ آسکی۔

روسی نائب وزیرِ اعظم کا دورہِ پاکستان:

1956ء میں روس کے نائب وزیرِ اعظم نے پاکستان کا دورہ کیا جس میں پاکستان کو صنعت اور معیشت کی ترقی کے لیے امداد کی پیش کش کی۔

معاہدہ تاشقند:

1965ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد روس نے تاشقند کے مقام پر بھارت اور پاکستان کے درمیان معاہدہ کرا کے جنگی قیدیوں کی واپسی اور علاقوں پر قبضے کا مسئلہ حل کرایا۔ روس نے بھارت کی مدد جاری رکھی۔

بنگلہ دیش کا قیام:

1971ء کی پاک بھارت جنگ میں بھارت کو روس کی مدد حاصل تھی، جب کہ امریکا نے پاکستان کا ساتھ نہ دیا، اس طرح مشرقی پاکستاسن کے محاذ پر پاکستان کو کامیابی حاصل نہ ہوئی اور بنگلہ دیش معرضِ وجود میں آیا۔

تعلقات میں بہتری:

ذوالفقار علی بھٹو کے دورِ حکومت میں روس کے ساتھ پاکستان کے تعلقات میں بہتری آئی۔

کراچی سٹیل مل:

اسی دور میں کراچی میں روس کے تعاون سے سٹیل مل لگائی گئی جو کہ پاکستان کی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی رہی۔

افغان عوام کی مدد:

پاک روس تعلقات میں پاکستان کے امریکا کے ساتھ تعلقات کے باعث سرد مہری رہی۔ روس کے افغانستان پر قبضے کے بعد تو پاکستان اور روس کے تعلقات میں مزید بگاڑ پیدا ہو گیا۔ پاکستان نے کھل کر روسی قبضے کی مخالفت کی اور امریکا اور مغربی ممالک کے تعاون سے افغان عوام کی مدد کی۔

روس کی شکست:

افغان جنگ میں روس کا ناکامی ہوئی اور افغان جنگ کے بعد روس ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور پاکستان کے اس شکست و ریخت سے وجود میں آنے والی ریاستوں، مثلاً: ازبکستان، کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان وغیرہ سے اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) کے تحت تعلقات قائم ہوئے۔ روس کا عالمی سیاست میں کردار نسبتاً کم ہو گیا۔ یوں امریکا کی برتری قائم ہو گئی۔

حرفِ آخر:

موجودہ حالات میں پاکستان اور روس کے درمیان تعلقات میں کافی حد تک بہتیر آرہی ہے۔ پاک روس مشترکہ فوجی مشقیں اچھے تعلقات کی نئی امید پیدا کر رہی ہیں۔

س3: پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات بیان کریں۔ (K.B)

ج: **پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات**

سفارتی تعلقات:

برطانیہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات قیامِ پاکستان سے قبل، تحریکِ پاکستان کے زمانے سے ہیں۔ تقسیمِ ہند کے بعد پاکستان نے ہمیشہ کوشش کی کہ برطانیہ کے ساتھ قریبی تعاون کو برقرار رکھا جائے۔

دولتِ مشترکہ:

دوسری جنگِ عظیم کے اثرات کے باعث برطانیہ اس قابل نہیں رہا تھا کہ وہ پاکستان کی تعمیر وترقی میں فعال کردار ادا کر سکتا۔ تاہم برطانیہ نے دولتِ مشترکہ (Commonwealth) ریاستوں کی تنظیم کے ذریعے سے پاکستان کو مالی اور فوجی امداد فراہم کی۔

www.ilmkidunya.com

بھارت نواز پالیسی:

برطانیہ کے ساتھ پاکستانی تجارت کا حجم بھی زیادہ نہ بڑھ سکا۔ اس کے برعکس برطانیہ نے بھارت کے ساتھ تعلقات کو زیادہ فروغ دیا۔

پاکستان کا ایٹمی پروگرام:

پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے مسئلے پر بھی برطانیہ کے ساتھ اختلافات رہے۔ برطانیہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی مخالفت کرتا رہا، مگر پاکستان نے اپنے قومی مفادات کی خاطر اپنے ایٹمی پروگرام کو جاری رکھا۔

حاصلِ کلام:

موجودہ دور میں برطانیہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات میں اضافہ ہورہا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلیم کے فروغ، سماجی شعبے کی ترقی، معاشی ڈھانچے کی بہتری کے لیے سرمایہ کاری میں اضافہ، غربت کے مسئلے سے نمٹنا، توانائی کے بحران، شہریوں کے تحفظ اور ان کی سکیورٹی اور معاشرے میں بڑھتی ہوئی انتہاپسندی کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے کئی معاہدے ہوچکے ہیں۔

س4: **پاکستان اور جاپان کے تعلقات پر نوٹ لکھیں۔** (K.B)

ج: **<u>پاکستان اور جاپان کے تعلقات</u>**

پاکستان کی تعمیر وترقی میں کردار:

جاپان نے پاکستان کی قومی تعمیر وترقی میں ہمیشہ فعال کردار ادا کیا ہے۔

دوسری جنگِ عظیم:

دوسری جنگِ عظیم (اگست 1945ء) میں امریکا نے جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاسای پر ایٹم بم گرا کر انھیں تباہ وبرباد کردیا، مگر جنگ میں ناکامی کے باوجود جاپانی قوم نے سخت محنت سے ترقی کی منازل طے کی ہیں اور اس وقت اُسے دنیا کی طاقت ور معاشی قوت حاصل ہے۔

صنعتی ترقی:

جاپان کی صنعتی ترقی نے اُسے اس وقت دنیا میں اعلیٰ مقام دے رکھا ہے۔

سفارتی تعلقات:

پاکستان اور جاپان کے درمیان 1952ء سے سفارتی تعلقات قائم ہیں۔ 1957ء میں جاپان اور پاکستان کے وزرائے اعظم نے ایک دوسرے کے ممالک کے دورے کیے، جن میں معاشی اور صنعتی تعاون کو فروغ دینے کے لیے معاہدے کیے گئے۔

قرضوں کی فراہمی:

جاپان نے پاکستان کی صنعتی ترقی کے لیے قابلِ ذکر معاونت کی۔ جاپان پاکستان کو قرضے فراہم کرنے والا ایک اہم ملک ہے۔

صنعتی ضروریات کی تکمیل:

جاپان، پاکستان کی صنعتی ضروریات مثلاً بجلی کا سامان، صنعتی مشینری، کاریں، ٹرک، موٹر سائیکل، کیمیائی مادے اور کیمیکل مشینری اور بھاری صنعت وغیرہ کی تکمیل کے لیے معاونت کرتا رہا ہے۔

جاپان اور پاکستان کی تجارت کا حجم:

اس طرح جاپان اور پاکستان کے درمیان تجارت کا حجم بڑھتا چلا گیا۔

جاپان کی امداد:

جاپان نے بلوچستان کی پسماندگی دور کرنے کے لیے بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار کے لیے جدید مشینری، گدو، سبی اور کوئٹہ کے درمیان بجلی کی سپلائی، پسنی میں ڈیزل پاور سٹیشن کا قیام، پاکستان مین زیرِ زمین پانی کی تلاش اور پینے کے صاف پانی کے منصوبے شروع کرکے مثبت کردار ادا کیا۔

www.ilmkidunya.com

معاشی ترقی:

پاکستان کی معاشی ترقی میں جاپان کا کردار کلیدی رہا ہے۔ اس لحاظ سے جاپان نے کسی بھی دوسرے ملک کی نسبت پاکستان کی زیادہ معاونت کی ہے۔

حاصلِ کلام:

جاپان کی سرکاری ایجنسی، جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (جائیکا)(Japan International Cooperation Agency-JICA) پاکستان میں تعلیم، صحت، پینے کے پانی کی فراہمی اور نکاسی آب، ماحول، آب پاشی اور زراعت، ذرائع آمدورفت، توانائی اور قدرتی آفات سے بچاؤ وغیرہ کے شعبوں میں معاونت کر رہی ہے۔

س5: **پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات پر نوٹ لکھیں۔** (K.B)

ج: **پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات**

ایک یورپ:

یورپی یونین یورپی ممالک کی ایک تنظیم ہے۔ یورپی ممالک نے باہمی طور پر "ایک یورپ" کے تصور کے تحت یورپی یونین بنائی ہے۔

سفارتی تعلقات:

پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات 1976ء میں قائم ہوئے۔ پاکستان کی معیشت یورپی یونین کے ساتھ مضبوط تجارتی تعلقات اور کئی دوسرے تجارتی معاہدوں کے ساتھ جُڑی ہے۔

معاشی معاہدے:

وقت کا تقاضا ہے کہ یورپی یونین کے ممالک میں پاکستانی مفادات کا تحفظ اور ان کے ساتھ تعلقات کو مزید فروغ دیا جائے۔ یاد رہے کہ پاکستان نے فرانس، ہالینڈ، بیلجیم، برطانیہ اور سویڈن وغیرہ کے ساتھ انفرادی معاشی معاہدے بھی کیے۔

دفاعی معاہدے:

پاکستان نے فرانس سے دفاعی سازوسامان خریدنے کے لیے معاہدے کیے ہیں مگر ٹیکنالوجی کی منتقلی ممکن نہیں ہوئی، لہٰذا خود انحصاری حاصل نہیں کی جا سکی۔ پاکستان نے جرمنی کے ساتھ بھی کئی ایک معاشی و دفاعی معاہدے کیے ہیں، مگر ان کا حجم کم ہے۔

یکطرفہ تجارت:

پاکستان کے پاس سویڈن کے تیار کردہ بال بیرنگ اور دیگر صنعتی سامان آتا ہے، مگر یہاں بھی تجارت بڑی حد تک یک طرفہ ہے۔ ناروے کی کمپنی ٹیلی نار کا پاکستان میں موبائل فون کا نیٹ ورک کام کر رہا ہے۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: **پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کی ابتداء کب ہوئی؟** (K.B)

جواب: **پاک، امریکہ تعلقات**

پاکستان اور امریکا کے تعلقات کی بنیاد قومی سلامتی اور قومی مفادات کا تحفظ ہے۔ پاک امریکا تعلقات کی ابتدا اُس وقت ہوئی، جب امریکی صدر ٹرومین نے پاکستانی وزیرِ اعظم لیاقت علی خاں کو امریکی دورے کی دعوت دی، جسے انھوں نے قبول کر لیا۔ لیاقت علی خاں نے 1950ء میں امریکا میں اپنے خطابات کے ذریعے سے پاکستان کے قیام کے مقاصد بیان کرنے کے علاوہ پاکستان کی ترقی کی ضروریات بھی بیان کیں۔ ان کا یہ دورہ کامیاب رہا۔

سوال 2: **سیٹو اور سینٹو معاہدے سے کیا مراد ہے؟** (K.B)

جواب: **سیٹو اور سینٹو**

1954ء میں پاکستان نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے ساتھ دفاعی معاہدے اور سیٹو پر دستخط کیے اور 1955ء میں پاکستان معاہدہ بغداد میں بھی امریکہ کے ساتھ اتحادی بن گیا۔ یہ معاہدہ بعد میں سینٹو کہلایا۔

www.ilmkidunya.com

سوال3: معاہدہ تاشقند سے کیا مراد ہے؟ (K.B)

جواب: **معاہدہ تاشقند**

1965ء کی پاک، بھارت جنگ کے بعد روس نے تاشقند کے مقام پر بھارت اور پاکستان کے درمیان معاہدہ کرا کے جنگی قیدیوں کی واپسی اور علاقوں کے قبضے کا مسئلہ حل کروایا۔

سوال4: پاکستان اور روس کے تعلقات کے متعلق لکھیں۔ (U.B)

جواب: **پاک، روس تعلقات**

پاک، روس تعلقات میں پاکستان کے امریکہ کے ساتھ تعلقات کے باعث سرد مہری رہی۔ روس کے افغانستان پر قبضے کے بعد تو پاکستان اور روس کے تعلقات میں مزید بگاڑ پیدا ہو گیا۔ پاکستان نے کھل کر روسی قبضے کی مخالفت کی اور امریکا اور مغربی ممالک کے تعاون سے افغان عوام کی مدد کی۔ موجودہ حالات میں پاکستان اور وس کے درمیان تعلقات میں کافی حد تک بہتری آ رہی ہے۔ پاک، روس مشترکہ فوجی مشقیں اچھے تعلقات کی نئی اُمید پیدا کر رہی ہیں۔

سوال5: پاکستان اور برطانیہ کے موجودہ تعلقات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

جواب: **پاک، برطانیہ تعلقات**

موجودہ دور میں برطانیہ اور پاکستان کے درمیان تعلقات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تعلیم کے فروغ، سماجی شعبے کی ترقی، معاشی ڈھانچے کی بہتری کے لیے سرمایہ کاری میں اضافہ، غربت کے مسئلے سے نمٹنا، توانائی کے بحران، شہریوں کے تحفظ اور ان کی سکیورٹی اور معاشرے میں بڑھتی ہوئی انتہاپسندی کے چیلنج سے نمٹنے کے لیے کئی معاہدے ہو چکے ہیں۔

سوال6: جاپان کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

جواب: **جاپان**

جاپان نے پاکستان کی قومی تعمیر و ترقی میں ہمیشہ فعال کردار ادا کیا ہے۔ دوسری جنگِ عظیم (اگست 1945ء) میں امریکا نے جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر انھیں تباہ و برباد کر دیا، مگر جنگ میں ناکامی کے باوجود جاپانی قوم نے سخت محنت سے ترقی کی منازل طے کی ہیں اور اس وقت اُسے دنیا کی طاقت ور معاشی قوت حاصل ہے۔ جاپان کی صنعتی ترقی نے اُسے اس وقت دنیا میں اعلیٰ مقام دے رکھا ہے۔ پاکستان اور جاپان کے درمیان 1952ء سے سفارتی تعلقات قائم ہیں۔ 1957ء میں جاپان اور پاکستان کے وزرائے اعظم نے ایک دوسرے کے ممالک کے دورے کیے، جن میں معاشی اور صنعتی تعاون کو فروغ دینے کے لیے معاہدے کیے گئے۔

سوال7: جاپان کے بلوچستان میں شروع کیے گئے منصوبہ جات بتائیں۔ (U.B)

جواب: **جاپان کے بلوچستان میں منصوبہ جات**

جاپان نے بلوچستان کی پسماندگی دور کرنے کے لیے بلوچستان یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی خضدار کے لیے جدید مشینری، گدو، سبی اور کوئٹہ کے درمیان بجلی کی سپلائی، پسنی میں ڈیزل پاور سٹیشن کا قیام، پاکستان مین زیرِ زمین پانی کی تلاش اور پینے کے صاف پانی کے منصوبے شروع کر کے مثبت کردار ادا کیا۔

سوال8: یورپی یونین سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **یورپی یونین**

یورپی یونین یورپی ممالک کی ایک تنظیم ہے۔ یورپی ممالک نے باہمی طور پر "ایک یورپ" کے تصور کے تحت یورپی یونین بنائی ہے۔ پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات 1976ء میں قائم ہوئے۔ پاکستان کی معیشت یورپی یونین کے ساتھ مضبوط تجارتی تعلقات اور کئی دوسرے تجارتی معاہدوں کے ساتھ جُڑی ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال9: ویٹو پاور سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب:

ویٹو پاور

دنیا کی پانچ بڑی طاقتیں امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور چین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اقوامِ متحدہ میں پیش کردہ کسی قرارداد یا بل کو مسترد کر سکتے ہیں۔ اس کو ویٹو کہا جاتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **لیاقت علی خان نے امریکہ کا دورہ کیا:** (K.B)
(الف) 1947ء (ب) 1948ء (ج) 1949ء (د) 1950ء

2۔ **لیاقت علی خان کو امریکی دورے کی دعوت دی:** (K.B)
(الف) بل کلنٹن (ب) جارج بش (ج) ٹرومین (د) باراک اوباما

3۔ **پاکستان معاہدہ بغداد میں بھی امریکا کا اتحادی بن گیا:** (K.B)
(الف) 1954ء (ب) 1955ء (ج) 1956ء (د) 1957ء

4۔ **پاک، بھارت جنگ میں امریکہ نے ساتھ دیا:** (K.B)
(الف) پاکستان کا (ب) بھارت کا (ج) غیر جانبدار (د) روس کا

5۔ **جغرافیائی طور پر پاکستان کے قریب ہے:** (U.B)
(الف) روس (ب) امریکا (ج) برطانیہ (د) جاپان

6۔ **روس کے نائب وزیر اعظم نے پاکستان کا دورہ کیا:** (K.B)
(الف) 1956ء (ب) 1965ء (ج) 1975ء (د) 1980ء

7۔ **پاکستان اور بھارت کے مابین معاہدہ تاشقند کروایا:** (K.B)
(الف) امریکا نے (ب) روس نے (ج) چین نے (د) یورپی یونین نے

8۔ **کراچی میں سٹیل مل کس کے تعاون سے لگائی گئی:** (K.B)
(الف) امریکا کے (ب) روس کے (ج) چین کے (د) یورپی یونین کے

9۔ **امریکا نے جاپان کے شہروں پر ایٹم بم گرائے:** (K.B)
(الف) 1945ء (ب) 1946ء (ج) 1947ء (د) 1948ء

10۔ **پاکستان اور جاپان کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہوئے:** (K.B)
(الف) 1952ء (ب) 1957ء (ج) 1962ء (د) 1967ء

11۔ **جاپان کی سرکاری ایجنسی ہے:** (K.B)
(الف) جائیکا(Jica) (ب) آئی ایس آئی(ISI) (ج) را(Raw) (د) موساد

12۔ **پاکستان اور یورپی یونین کے تعلقات قائم ہوئے:** (K.B)
(الف) 1972ء (ب) 1974ء (ج) 1976ء (د) 1978ء

13۔ **ناروے کی کمپنی کا پاکستان میں موبائل فون کا نیٹ ورک کام کر رہا ہے:** (K.B)
(الف) ٹیلی نار (ب) یوفون (ج) جاز (د) وارد

www.ilmkidunya.com

چین اور پاکستان کا اقتصادی راہ داری منصوبہ

(China Pakistan Economic Corridor-CPEC)

تفصیلی سوالات

س1: چین اور پاکستان کا اقتصادی راہداری منصوبے کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟ (U.B)

ج: **چین اور پاکستان کا اقتصادی راہداری منصوبہ**

- چین، پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبہ بہت بڑا تجارتی منصوبہ ہے، جس کا مقصد جنوب مغربی پاکستان سے چین کے شمال مغربی علاقے سنکیانگ تک گوادر بندر گاہ، ریلوے اور موٹروے کے ذریعے سے تیل اور گیس کی کم وقت میں ترسیل ہے۔ اقتصادی راہ داری دونوں ممالک کے تعلقات میں مرکزی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہے۔
- چین پاکستان کا اقتصادی راہ داری منصوبہ پاکستان اور پورے خِطّے کے ممالک کی معیشت کے لیے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ منصوبہ مختلف خِطّوں کو باہمی طور پر منسلک کر کے ترقی و خوش حالی کو فروغ دینے میں اہم کردار کرے گا۔ افغانستان میں قیامِ امن اور تعمیر نو کے آغاز کے پیشِ نظر اس منصوبے کی اہمیت مزید بڑھ گئی ہے۔ افغانستان میں امن کے نتیجہ میں گوادار بندر گاہ سے تجارت بڑھے گی۔
- پاکستان کی معیشت پر اس کی مثبت اثرات کی توقع کی جارہی ہے۔ مستقبل کی ضروریات کے پیشِ نظر سی پیک کے تحت توانائی، سڑکوں، ریل، صنعت اور سیاحت وغیرہ کے شعبوں کو ترقی ملے گی۔ ملک میں کاروباری سرگرمیاں تیز ہوں گی، معیشت مستحکم ہو گی، روز گار کے مواقع پیدا ہوں گے اور غربت میں کمی لانے میں مدد ملے گی۔ ملکی معیشت کے مختلف شعبوں میں ترقی کے لیے چین کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے گی۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال1: پاک، چین اقتصادی راہداری منصوبے سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

جواب: **پاک، چین اقتصادی راہداری**

چین، پاکستان اقتصادی راہ داری منصوبہ بہت بڑا تجارتی منصوبہ ہے، جس کا مقصد جنوب مغربی پاکستان سے چین کے شمال مغربی علاقے سنکیانگ تک گوادر بندر گاہ، ریلوے اور موٹروے کے ذریعے سے تیل اور گیس کی کم وقت میں ترسیل ہے۔ اقتصادی راہ داری دونوں ممالک کے تعلقات میں مرکزی اہمیت کی حامل تصور کی جاتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

سوال 2: پاک، چین اقتصادی راہداری منصوبے کے پاکستانی معیشت پر کیا اثرات ہوں گے؟ (U.B)

جواب:

پاکستانی معیشت پر اثرات

پاکستان کی معیشت پر اس کی مثبت اثرات کی توقع کی جارہی ہے۔ مستقبل کی ضروریات کے پیشِ نظر سی پیک کے تحت توانائی، سڑکوں، ریل، صنعت اور سیاحت وغیرہ کے شعبوں کو ترقی ملے گی۔ ملک میں کاروباری سرگرمیاں تیز ہوں گی، معیشت مستحکم ہوگی، روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے اور غربت میں کمی لانے میں مدد ملے گی۔ ملکی معیشت کے مختلف شعبوں میں ترقی کے لیے چین کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جائے گا۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **چین، پاکستان اقتصادی راہداری منصوبہ ہے:** (U.B)

(الف) زرعی　(ب) تجارتی　(ج) صنعتی　(د) معدنیاتی

2۔ **چین، پاکستان راہداری منصوبہ کس بندرگاہ سے تجارت کرے گا:** (U.B)

(الف) کراچی　(ب) گوادر　(ج) سنکیانگ　(د) ایران

دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار

(Pakistan's Contribution towards Peace Keeping in the World)

تفصیلی سوالات

س 1: دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کیا کردار ہے؟ تفصیلی نوٹ لکھیں۔ (K.B)

ج:

دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار

اقوامِ متحدہ کا قیام:

اقوامِ متحدہ کا قیام 24 اکتوبر 1945ء کو عمل میں آیا۔

ویٹو پاور (Veto Power):

دنیا کی پانچ بڑی طاقتیں امریکا، برطانیہ، فرانس، روس اور چین کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اقوامِ متحدہ میں پیش کردہ کسی قرارداد یا بل کو مسترد کرسکتے ہیں، اس کو ویٹو (Veto) کہا جاتا ہے۔

اقوامِ متحدہ کی رکنیت:

پاکستان اقوامِ متحدہ کا رکن ہے۔ پاکستان نے 30 ستمبر 1947ء کو اقوامِ متحدہ کی رکنیت حاصل کرلی اور اس کے ایک ذمہ دار رکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیے ہیں۔

اقوامِ متحدہ کا منشور پر عمل درآمد:

پاکستان اقوامِ متحدہ کے منشور پر کاربند رہتے ہوئے اپنا عالمی کردار ادا کرتا ہے۔ بھات کے ساتھ پاکستان کی گئی جنگوں میں سلامتی کونسل اور اقوامِ متحدہ کے کردار کو پاکستان نے تو تسلیم کیا، مگر بھارت نے نظرانداز کیا۔

کشمیر میں استصوابِ رائے:

سلامتی کونسل نے 1949ء میں قرارداد منظور کی کہ کشمیر میں استصوابِ رائے کرایا جائے۔ کشمیریوں کو ان کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جائے، مگر بھارت نے سلامتی کونسل کی قراردادوں کی پروا نہیں کی۔

امن فوج:

پاکستان اقوامِ متحدہ کا ایک ذمہ دار رکن ہے۔ جب بھی اقوامِ متحدہ نے تقاضا کیا، اس نے اپنی افواج کی خدمات "امن فوج" کے طور پر فراہم کی ہیں۔

www.ilmkidunya.com

اقوامِ متحدہ کی کمیٹیوں کی سربراہی:

پاکستانی افواج نے خلیجی ریاستوں، بوسنیا، سوڈان، کانگو اور دنیا کی دیگر ریاستوں میں امن فوج کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیے۔ افریقی ریاستوں میں جہاں حالات انتہائی سخت ہیں، پاکستانی افواج نے امن قائم کرنے میں اپنا کردار انتہائی مؤثر طور پر ادا کیا ہے۔ انھی خدمات کے اعراف میں پاکستان کو کئی بار اقوامِ متحدہ کی مختلف کمیٹیوں کا سربراہ بھی بنایا جاتا رہا ہے۔

سلامتی کونسل کا غیر مستقل رکن:

پاکستان کو سلامتی کونسل کے غیر مستقل رکن کی حیثیت بھی حاصل رہی ہے۔ اقوامِ متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب موجود ہوتا ہے جو اہم مسئلے پر اصول مؤقف اختیار کرتے ہوئے پاکستان کی نمائندگی کرتا ہے۔

مسئلہ فلسطین:

پاکستان نے مسئلہ فلسطین پر اقوامِ متحدہ میں خصوصی کردار ادا کرتا ہے۔ فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کی جانب اقوامِ عالم کی توجہ دلائی ہے، تاکہ مسئلہ فلسطین حل کرکے فلسطینی مسلمانوں کے لیے آزاد خود مختار ریاست قائم کی جائے۔ امریکا اور یورپی ریاستیں اسرائیل کی مددگار ہیں، اس لیے اقوامِ متحدہ کو یہ مسئلہ حل کرنے میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ اقوامِ متحدہ میں اگرچہ اصولاً تمام ریاستوں کی حیثیت یکساں ہے، مگر عملی طور پر امریکا اور یورپی ریاستوں کو اقوامِ متحدہ میں خصوصی قوت حاصل ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دنیا میں مستقل امن کے لیے تمام عالمی طاقتیں اپنا کردار مثبت انداز میں ادا کریں۔

حاصلِ کلام:

دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار صرف سیاسی معاملات اور امن فوج تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ پاکستان نے اس کے دیگر فلاحی اداروں میں بھی قابلِ ذکر کردار ادا کیا ہے۔ بہت سے پاکستانی اقوامِ متحدہ کے اداروں میں ملازمت کرتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے سیکریٹریٹ میں بھی کئی پاکستانی تعینات ہیں اور وہ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

سوالات کے مختصر جوابات

سوال 1: پاکستان نے اقوامِ متحدہ کی رکنیت کب حاصل کی؟ (K.B)

جواب: **اقوامِ متحدہ کی رکنیت**

پاکستان اقوامِ متحدہ کا رکن ہے۔ پاکستان نے 30 ستمبر 1947ء کو اقوامِ متحدہ کی رکنیت حاصل کرلی اور اس کے ایک ذمہ دار رکن کی حیثیت سے فرائض انجام دیے ہیں۔

سوال 2: دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار مختصراً بیان کریں۔ (U.B)

جواب: **قیامِ امن میں پاکستان کا کردار**

پاکستانی افواج نے خلیجی ریاستوں، بوسنیا، سوڈان، کانگو اور دنیا کی دیگر ریاستوں میں امن فوج کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیے۔ افریقی ریاستوں میں جہاں حالات انتہائی سخت ہیں، پاکستانی افواج نے امن قائم کرنے میں اپنا کردار انتہائی مؤثر طور پر ادا کیا ہے۔ انھی خدمات کے اعراف میں پاکستان کو کئی بار اقوامِ متحدہ کی مختلف کمیٹیوں کا سربراہ بھی بنایا جاتا رہا ہے۔ دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار صرف سیاسی معاملات اور امن فوج تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ پاکستان نے اس کے دیگر فلاحی اداروں میں بھی قابلِ ذکر کردار ادا کیا ہے۔ بہت سے پاکستانی اقوامِ متحدہ کے اداروں میں ملازمت کرتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے سیکریٹریٹ میں بھی کئی پاکستانی تعینات ہیں اور وہ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا: (K.B)

(الف) 24 اکتوبر 1945ء (ب) 24 اکتوبر 1946ء (ج) 24 نومبر 1945ء (د) 24 نومبر 1946ء

2۔ پاکستان نے اقوامِ متحدہ کی رکنیت حاصل کی: (K.B)

(الف) 24 اکتوبر 1947ء (ب) 30 ستمبر 1947ء (ج) 24 اکتوبر 1948ء (د) 30 ستمبر 1948ء

3۔ سلامتی کونسل نے کشمیر میں استصوابِ رائے کے لیے قرارداد منظور کی: (U.B)

(الف) 1947ء (ب) 1948ء (ج) 1949ء (د) 1950ء

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

پہلا پاکستان کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت

1	2	3	4	5	6
ب	الف	ج	ب	د	د

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد

1	2	3	4	5
الف	الف	ج	الف	ج

پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15
الف	ب	ب	ب	الف	د	ج	ج	د	الف	ب	الف	الف	ب	ب

16	17	18	19	20	21
ج	ب	الف	د	د	الف

مسئلہ کشمیر

1	2	3	4	5	6	7	8	9
الف	الف	الف	الف	ب	ب	ب	د	ب

پاکستان کے وسط ایشیائی ممالک کے ساتھ تعلقات

1	2	3	4	5
الف	ج	الف	ج	الف

اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور پاکستان

1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16
ب	الف	الف	الف	ج	الف	ج	ب	ب	د	ج	ج	ب	الف	ب	ب

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

سارک ممالک کے ساتھ تعلقات

15	14	13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
الف	ب	ج	ب	د	ب	الف	ج	ب	ب	الف	الف	الف	الف	الف

26	25	24	2	22	21	20	19	18	17	16
ج	الف	ب	ج	ب	الف	ج	د	ج	ب	ب

پاکستان کے بڑی طاقتوں کے ساتھ تعلقات

13	12	11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
الف	ج	الف	الف	الف	ب	ب	الف	الف	ب	ب	ج	د

پاک، چین اقتصادی راہداری

2	1
ب	ب

دنیا میں قیامِ امن کے لیے پاکستان کا کردار

3	2	1
ج	ب	الف

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

سارک کانفرنس

.1	بنگلہ دیش	1998
.2	بھارت	1986
.3	نیپال	1987
.4	پاکستان	1998
.5	مالدیپ	1990
.6	سری لنکا	1991
.7	بنگلہ دیش	1992
.8	بھارت	1995
.9	مالدیپ	1997
.10	سری لنکا	1998
.11	نیپال	2002
.12	پاکستان	2004
.13	بنگلہ دیش	2005
.14	بھارت	2007
.15	سری لنکا	2008
.16	بھوٹان	2010
.17	مالدیپ	2011
.18	نیپال	2014
.19	پاکستان	2016

www.ilmkidunya.com

اہم معلومات

کے۔ٹو کی بلندی	8611 میٹر
ECO	اقتصادی تعاون کی تنظیم((Economic Cooperation Organization)
پاک، بھارت سرحد کی لمبائی	2163 کلو میٹر
بنگلہ دیش کا قیام	16 دسمبر 1971ء
RCD	علاقائی تعاون برائے ترقی(Reginal Cooperation Development)
ایران کی قومی زبان	فارسی
ایران کی کرنسی	ایرانی ریال
ایران کا دارالحکومت	تہران
پاک، افغان سفارتی تعلقات	1948ء
پاک، افغان سرحد کی لمبائی	ڈیورنڈ لائن 2611 کلو میٹر
ورلڈ ٹریڈ سنٹر کا حادثہ	11 ستمبر 2001ء
چین کا قیام	1949ء
پاک، چین سرحد کی لمبائی	599 کلو میٹر
آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک	چین
چین کا یومِ آزادی	یکم اکتوبر
چین کی کرنسی	یوان
پاک، چین دوستی کی علامت	شاہراہِ قراقرم
روس کی شکست	1991ء
OIC کا قیام	1969ء
OIC کا صدر دفتر	جدہ
OIC کا پہلا اجلاس	مراکش (رباط)
OIC کا دوسرا اجلاس	پاکستان (لاہور)
پاک، ایران سرحد کی لمبائی	909 کلو میٹر
ایران میں اسلامی انقلاب	1979ء

www.ilmkidunya.com

RCD کا قیام	1964ء
ECO کا قیام	1985ء
اسرائیل کا قیام	1948ء
اقتصادی تعاون تنظیم کے ممبرز	10
سارک کا قیام	1985ء
سارک کے ممبران	8
بھارت کا دارالحکومت	دہلی
بنگلہ دیش کا دارالحکومت	ڈھاکہ
سری لنکا کا دارالحکومت	کولمبو
نیپال کا دارالحکومت	کھٹمنڈو
مالدیپ کا دارالحکومت	مالے
بھوٹان کا درالحکومت	تھمفو
بھوٹان کی سرکاری زبان	زونگا
افغانستان کا درالحکومت	کابل
معاہدہ تاشقند	پاک، بھارت 1966ء
پاکستان، جاپان کے سفارتی تعلقات	1952ء
پاکستان اور یورپی یونین کے سفارتی تعلقات	1976ء
اقوامِ متحدہ کا قیام	24 اکتوبر 1945ء
پاکستان کی اقوامِ متحدہ کی رکنیت	30 ستمبر 1947ء

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1۔ اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا: (K.B)

(الف) 24 اکتوبر 1944ء (ب) 14 اپریل 1945ء (ج) 24 اکتوبر 1945ء (د) 24 نومبر 1946ء

2۔ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کی بنیاد 1969ء میں جس شہر میں رکھی گئی، وہ ہے: (K.B)

(الف) تہران (ب) لاہور (ج) جدہ (د) رباط

3۔ عوامی جمہوریہ چین کا قیام عمل میں آیا: (K.B)

(الف) 1947ء میں (ب) 1949ء میں (ج) 1951ء میں (د) 1953ء میں

4۔ پاکستان نے 30 ستمبر 1947ء کو جس ادارے کی رکنیت حاصل کی وہ ہے: (K.B)

(الف) او آئی سی (ب) ای سی او (ج) اقوامِ متحدہ (د) سارک

5۔ پاکستان کو سب سے تسلیم کیا: (K.B)

(الف) ایران نے (ب) چین نے (ج) افغانستان نے (د) امریکا نے

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	2	3	4	5
ج	د	ب	ج	الف

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(i) خارجہ پالیسی سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج:

خارجہ پالیسی

خارجہ پالیسی سے مراد کسی ملک کی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کی حکمتِ عملی ہے۔ اس سے مراد وہ رویہ جس کے تحت کوئی ملک اپنے قومی مفادات کے تحفظ کی خاطر دیگر ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتا ہے۔

ہر ملک اپنی خارجہ پالیسی میں اپنے مفادات کی تحفظ کی بنیاد پر ترجیحات کا تعین کرتا ہے اور پھر انہی ترجیحات کے مطابق اقوامِ عالم سے اپنا رشتہ استوار کرتا ہے۔

(ii) وسطی ایشیا کی مسلم ریاستوں کے نام تحریر کریں۔ (U.B)

ج:

وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں

وسطی ایشیا کی مسلم ریاستیں درج ذیل ہیں:

- قازقستان
- کرغزستان
- تاجکستان
- ترکمانستان
- ازبکستان

www.ilmkidunya.com

(iii) گوادر کی بندر گاہ کی اہمیت کو تین سطروں میں تحریر کریں۔ (U.B)

ج: **گوادر کی بندر گاہ کی اہمیت**

چین پاکستان اقتصادی راہداری کے منصوبے کی بدولت گوادر کی بندر گاہ کو ترقی دے کر فعال معاشی سرگرمیوں کا محور بنایا جاسکتا ہے۔ جس سے یورپ امریکا اور دیگر کئی ریاستوں کی تجارتی آمدورفت گوادر کی بندر گاہ کے ذریعے سے ممکن ہوجائے گی۔ اس طرح پاکستان معاشی سرگرمیوں کا مرکز بن جائے گا۔

(iv) مسئلہ فلسطین سے کیا مراد ہے؟ (U.B)

ج: **مسئلہ فلسطین**

1948ء میں مغربی ممالک کے ایما پر فلسطین کی سرزمین پر اسرائیل کے نام سے ایک ریاست قائم ہوئی۔ فلسطینیوں کے لیے یہ بات تشویشناک تھی، مگر اسرائیل نے اپنے علاقے پھیلانے شروع کر دیے کئی مرتبہ اسرائیل اور عربوں کے مابین باقاعدہ جنگ ہوئی، مگر عربوں کے درمیان اتحاد کی کمی اور دیگر وجوہات کی بنا پر عرب ممالک کامیاب نہ ہوسکے۔ اس طرح یروشلم سمیت اہم علاقے اسرائیل کے کنٹرول میں چلے گئے اور فلسطین کا مسئلہ ایک سنگین صورت اختیار کر گیا۔

(v) پاکستان کے برّی اور بحری راستے کیوں اہم ہیں؟ (U.B)

ج: **برّی اور بحری راستوں کی اہمیت**

پاکستان تیل پیدا کرنے والے خلیجی ممالک (خلیج ممالک فارس Persian Gulf کے آس پاس واقع ممالک سعودی عرب، عراق، کویت، بحران، متحدہ عرب امارات، ارمان اور قطر وغیرہ) کے نزدیک اور مغرب میں مراکش سے لے مشرق سے میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی مسلم دنیا کے درمیان واقع ہے۔ بے شمار مغربی ممالک کی صنعتی ترقّی کا انحصار خلیجی ممالک میں اہم بندر گاہ ہے۔ پاکستان افغانستان کو تجارت کے لیے برّی اور بحری راہ داری کی سہولت مہیا کرتا ہے۔ کراچی بین الاقوامی بندرگاہ اور ہوائی اڈہ ہے۔ یہ ہوائی اور بحری راستوں سے یورپ کو ایشیا سے ملاتا ہے۔ وہ تمام ممالک جو مشرقِ وسطیٰ (Middle East) اور وسط ایشیائی (Central Asia) ممالک سے رابطہ کرنا چاہتے ہیں، وہ پاکستان کے محلِ وقوع کو نظرانداز نہیں کرسکتے۔

3۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(i) پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد بیان کریں۔

ج: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " خارجہ پالیسی کے مقاصد"

(ii) مسئلہ کشمیر کو پاک بھارت تعلقات میں کیا اہمیت حاصل ہے؟ بحث کریں۔

ج: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " مسئلہ کشمیر"

(iii) پاکستان کے ترکی کے ساتھ تعلقات بیان کریں۔

ج: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر5، زیر عنوان " اسلامی کانفرنس کی تنظیم اور پاکستان"

(iv) چین نے پاکستان کی تعمیر و ترقّی میں کیا کردار ادا کیا ہے؟ بیان کریں۔

ج: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر4، زیر عنوان " پاکستان کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ تعلقات

(v) پاکستان اور امریکا کے تعلقات بیان کریں۔

ج: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر1، زیر عنوان " پاکستان کے بڑی طاقتوں کے ساتھ تعلقات"

سرگرمی

- مُسلم ریاستوں کے جھنڈوں پر مشتمل چارٹ بنائیں اور کمرا جماعت میں لگائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- طلبہ کو پاکستان چین اقتصادی راہ داری منصوبہ کے بارے میں بتائیں۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ		کل نمبر: 25

س1۔ ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (5×1=5)

(i) اسلامی کانفرنس کی تنظیم کی بنیاد 1969ء میں جس شہر میں رکھی گئی، وہ ہے:

(الف) تہران (ب) لاہور (ج) جدہ (د) رباط

(ii) پاکستان نے 30 ستمبر 1947ء کو جس ادارے کی رکنیت حاصل کی وہ ہے:

(الف) او آئی سی (ب) ای سی او (ج) اقوامِ متحدہ (د) سارک

(iii) عوامی جمہوریہ چین کا قیام عمل میں آیا:

(الف) 1947ء میں (ب) 1949ء میں (ج) 1951ء میں (د) 1953ء میں

(iv) پاک، بھارت مشترکہ سرحد کی لمبائی ہے:

(الف) 2163 کلومیٹر (ب) 2165 کلومیٹر (ج) 2166 کلومیٹر (د) 2168 کلومیٹر

(v) سابق سوویت یونین (روس) کو شکست ہوئی:

(الف) 1991ء (ب) 1992ء (ج) 1993ء (د) 1994ء

س2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) مسئلہ فلسطین سے کیا مراد ہے؟

(ii) ویٹو پاور سے کیا مراد ہے؟

(iii) پاکستان کے برّی اور بحری راستے کیوں اہم ہیں؟

(iv) خلیجی ممالک کے نام بتائیں۔

(v) گوادر کی بندرگاہ کی اہمیت کو تین سطروں میں تحریر کریں۔

(vi) بھوٹان کا تعارف لکھیں۔

درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (8×1=8)

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد بیان کریں۔

www.ilmkidunya.com